بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ وفاق المدارس ملتان

جلد نمبر ۲۳ شمارہ نمبر ۱۰ شوال المکرم ۱۴۴۷ھ اپریل ۲۰۲۶ء

بیاد

شمس العلماء
حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء
حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

محدث العصر
حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین
حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

استاذ المحدثین
حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہم
سینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر

مولانا محمد احمد حافظ

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر 061-6514525-6514526-27 فیکس نمبر 061-6539485
Email:wifaqulmadaris@gmisl.com web:www.wifaqulmadaris.org

ناشر: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ◉ مطبع: اقرا اختر پرنٹنگ پریس پرانی غلہ منڈی بوہڑ گیٹ ملتان
شائع کردہ مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

دینی مدارس میں تعلیمی سال کے آغاز پر طلبہ کیلئے پیغام	کلمۃ المدیر	۳
حضرت مولانا پیر مختار الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم	۶
عاشق قرآن حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم	۱۰
نئے تعلیمی سال کا آغاز: ارباب مدارس سے چند گذارشات	مولانا محمد قمر الزماں ندوی	۱۲
کامیاب معلّم کے اوصاف	مولانا مفتی محمد منصور احمد	۱۹
درسیات میں عصریت کا ذائقہ	عبدالوہاب سلطان دِیروی	۲۸
اصلاحِ معاملات کی ضرورت واہمیت	مفتی محمد طارق محمود	۳۰
جرائم اور نابالغ بچے	مفتی عبداللہ فردوس	۴۱
تبصرہ کتب	محمد احمد حافظ	۴۵
نتائج	ادارہ	۴۶

مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر-سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر-ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر-

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 40 روپے، زرسالانہ مع ڈاک خرچ: 540 روپے

کلمۃ المدیر

دینی مدارس میں تعلیمی سال کے آغاز پر طلبہ کے لیے پیغام

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

دینی مدارس کے لیے ماہِ شوال ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ وہ رونقیں جو شعبان اور رمضان میں ماند پڑ گئی ہوتی ہیں پھر سے جلوہ گر ہوتی ہیں۔ دو ماہ کی تعطیلات کے بعد جب طلبہ اپنی درس گاہوں میں واپس آتے ہیں، تو نہ صرف تعلیم و تدریس کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوتا ہے بلکہ یہ موقع ان کے ایمانی، اخلاقی اور علمی تربیت کے سلسلے کو آگے بڑھانے کا بھی ہوتا ہے۔ تعلیمی سال کا آغاز ہمیشہ نئے جذبے، نئے ولولے، نئی امید اور نئی محنت کا موقع ہوتا ہے۔ دو ماہ کی تعطیلات میں طلبہ نے کچھ تفریح کی، رمضان المبارک کی بہاریں سمیٹیں، عید کی خوشیاں منائیں، اور گھر والوں کے ساتھ وقت گزارا، لیکن اب وقت ہے کہ وہ شاہراہِ علم پر دوبارہ قدم رکھیں اور اس شاہراہ پر اس شان سے چلیں کہ آپ سے پہلے گزرنے والے قافلے آپ کو حیرت و رشک سے دیکھنے لگیں۔

آپ جانیے کہ یہ ایک نئے تعلیمی سال کا آغاز ہے، جو آپ کے علمی، روحانی اور اخلاقی سفر کو آگے بڑھانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس سفر کی کچھ نزاکتیں اور کچھ آداب ہیں، ان سطور میں انہی کی طرف توجہ دلانی ہے:

۱۔۔۔**علم اور ایمان کی اہمیت:** طلبہ کو چاہیے کہ وہ اس بات کو سمجھیں کہ مدرسہ میں حاصل ہونے والا علم محض کتابی معلومات تک محدود نہیں ہے۔ یہ علم آپ کے ایمان کی مضبوطی، اخلاق کی بہتری اور کردار کی تعمیر کا ذریعہ بھی ہے۔ قرآن وسنت کے مطابق علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اور مدرسہ وہ مقام ہے جہاں یہ فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ، علم کو سمجھنے، اس پر غور کرنے اور اس پر عمل کرنے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (سورۃ العلق: ۱)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**طلب العلم فریضة علی کل مسلم**" (الحدیث)

یہ احادیث ہمیں واضح طور پر بتاتی ہیں کہ علم کا حصول صرف تعلیمی ضرورت نہیں بلکہ دینی اور اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ طلبہ جب دوبارہ مدارس میں قدم رکھتے ہیں، تو یہ وقت ہے کہ وہ مدرسہ میں گزرنے والے ہر لمحے کو قیمتی سمجھیں، اور دل و دماغ کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال میں بھی اس کی روشنی لائیں۔

۲۔۔۔**نیت کی درستی:** معلمین اور متعلمین کے لیے تصحیح نیت ضروری اور اہم کام ہے، تاکہ وہ خود بھی اور دوسرے

بھی ان سے فائدہ اٹھاسکیں۔نیت کی درستی کیونکرضروری ہے؛اس پر درج ذیل حدیث مبارکہ میں خوب وضاحت کی گئی ہے،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت منقول ہے،جس کا ایک حصہ یہ ہے:

(قیامت کے روز تین لوگوں کو بلایا جائے گا) سب سے پہلے جس شخص کو بلایا جائے گا وہ ہوگا جس نے علم سیکھا اور سکھایا،قرآن پڑھا اور پڑھایا۔اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا،وہ اعتراف کرے گا۔پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری رضا کی خاطر علم حاصل کیا،اور اسے لوگوں کو سکھایا۔اور قرآن مجید سیکھا۔اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا،تم نے اس لیے علم سیکھا تھا کہ تمہیں عالم کہا جائے۔یا اس لیے تم نے قرآن مجید سیکھا کہ تمہیں قاری کہا جائے۔سو تمہیں (دنیا میں) ایسا کہا گیا،(گویا تمہیں اپنے کیے کا بدلہ مل گیا) پھر حکم ہوگا کہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے۔(ترمذی و مسلم) (اعاذنا اللہ منہ)

چناں چہ سب شاہراہ علم پر قدم رکھتے ہوئے سب سے پہلے نیت کی درستی ضروری ہے۔علم کا مقصد یہ ہے کہ انسان جہالت کی تاریکی سے باہر نکل آئے اور علم کی روشنی میں سفرِ حیات طے کرے۔

۳۔۔۔مدارس میں دوبارہ تعلیم وتدریس کا آغاز: دو ماہ کی چھٹیوں کے بعد طلبہ کی واپسی کے ساتھ ہی مدارس میں کلاسز دوبارہ شروع ہوتی ہیں۔یہ وقت نہ صرف کتابوں میں لکھے الفاظ کو یاد کرنے کا ہے بلکہ اساتذہ کے سبق سے رہنمائی لینے،سوالات کرنے اور علمی بحث میں حصہ لینے کا بھی ہے۔طلبہ کو چاہیے کہ وہ وہ اپنی علمی استعداد بڑھانے، نئی مہارتیں سیکھنے میں کوتاہی نہ کریں،ہر کتاب کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں،کتاب کا حق یہی ہے کہ اسے سمجھا جائے،اس کی مشکلات اور غوامض کو حل کیا جائے۔اساتذہ کے اسباق میں مکمل یکسوئی کے ساتھ حاضری کو یقینی بنایا جائے،ان کی صحبت کو لازم پکڑا جائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ حصول علم سے مراد مجرد علم نہیں ہے، بلکہ علم سے مراد ذاتِ باری تعالیٰ کی معرفت ہے۔علم دین کی غایت یہی ہے،اس سے ہٹ کر علم دین کا کوئی اور مقصد نہیں ہوسکتا۔

۴۔۔۔وقت کی قدر اور محنت کی اہمیت: طلبہ کے لیے سب سے اہم سبق یہ ہے کہ وقت بہت قیمتی ہے۔دو ماہ کی تعطیلات کے بعد دوبارہ تعلیم کا آغاز یہ یاد دلاتا ہے کہ ہر لمحہ جو آپ مدرسہ میں گزارتے ہیں،وہ نہ صرف آپ کے علم میں اضافہ کرتا ہے بلکہ آخرت کے لیے بھی سرمایہ بنتا ہے۔مدرسہ کے ماحول میں گزرنے والا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔وقت سے زیادہ قیمتی شے کوئی نہیں۔اس لیے طالب علم کو ضیاع وقت سے ہر صورت بچنا چاہیے۔

محنت اور سختی اٹھائے بغیر علم حاصل نہیں ہوتا۔طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنے روزمرہ کے اسباق،درس وتدریس،مطالعہ

وتکرار اور تفہیم کے وقت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ حصول علم کے چھوٹے چھوٹے مراحل میں بھی محنت کرنے سے بڑے علمی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ علم کے حصول میں مستقل مزاجی، صبر اور محنت بہت ضروری ہے۔

۵۔۔۔اخلاق وکردار کی تربیت: مدارس میں تعلیم کا مقصد صرف علمی قابلیت پیدا کرنا نہیں، بلکہ اخلاقی تربیت بھی ہے۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اعلیٰ اخلاق سے مزین کریں۔ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کریں، اساتذہ کا ادب کریں، اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھائی چارے اور محبت کے ساتھ پیش آئیں۔ اخلاقی تربیت کے بغیر علمی قابلیت مکمل نہیں ہوتی۔ ایک طالب علم کی اصل عظمت اس کے کردار میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس میں نہ صرف قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی ہے، بلکہ عملی اخلاق، رواداری، تحمل اور صبر کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

۶۔۔۔نصیحت اور رہنمائی: طلبہ کو چاہیے کہ وہ: علم حاصل کرنے میں غفلت نہ کریں، ہر سبق پر غور کریں اور عملی زندگی میں اس پر عمل کریں، اساتذہ سے رہنمائی حاصل کریں، اور اپنے علم کو دوسروں تک پہنچائیں، مدارس کی ماحولیات کا احترام کریں اور اپنی سرگرمیوں میں نظم وضبط اختیار کریں، اور سب سے بڑھ کر، دل میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو قائم رکھیں۔

۷۔۔۔حوصلہ افزائی اور مثبت سوچ: تعلیمی سال کے آغاز پر طلبہ کو اپنے آپ میں حوصلہ پیدا کرنا چاہیے۔ ہر نیا دن علم اور عمل میں ترقی کا موقع ہے۔ طلبہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی قابلیت پر یقین رکھیں، مشکلات کو حوصلے کے ساتھ جھیلیں، اور علم وعمل میں مستقل مزاج رہیں۔

مدارس میں دوبارہ تعلیم کے آغاز کے اس بابرکت موقع پر یہ یاد رکھیں کہ علم کے ساتھ ایمان اور اخلاق کی تربیت بھی لازمی ہے۔ یہ صرف کتابی علم تک محدود نہیں، بلکہ دل ودماغ کی روشنی، نیکی اور خدمت خلق کا بھی حصہ ہے۔

ماہ شوال میں آپ کا مدارس میں دوبارہ قدم رکھنا ایک نئے سفر کا آغاز ہے۔ یہ وقت ہے علم کے سمندر میں غوطہ زن ہونے، علمی لیاقت بڑھانے اور اپنے کردار کو سنوارنے کا۔ وقت قیمتی ہے، محنت اور صبر کی قدر کریں، اور ہر لمحے میں علم، اخلاق اور ایمان کے ساتھ آگے بڑھیں۔ یہی راستہ ہے جس پر چل کر آپ نہ صرف دنیاوی علم بلکہ آخرت کے لیے بھی کامیابی حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

حضرت مولانا پیر مختار الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

علم وسلوک کی ایک درخشاں مثال

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا پیر مفتی مختار الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ اُن نفوسِ قدسیہ میں سے تھے جن کی شخصیت کسی ایک عنوان میں محدود اور اُن کی دینی خدمات کا دائرہ کسی ایک میدان میں محصور نہیں تھا، وہ بیک وقت صاحبِ نسبت بزرگ، وسیع النظر عالم اور زمانے کے تقاضوں اور مطالبات سمجھنے والے ایسے صاحبِ بصیرت رہنما تھے جو روایت کی پاسداری کے ساتھ مستقبل کی رہنمائی بھی جانتے تھے۔

اُن کی زندگی اِس حقیقت کی عملی تفسیر تھی کہ اگر علم، تصوّف سے خالی ہو تو وہ محض معلومات کا ایک اَنبار ہے جس سے ممکن ہے کہ دُنیا میں کچھ فوائد حاصل ہو جائیں لیکن آخرت کے بازار میں اُس کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور تصوّف اگر علم سے کٹا ہوا ہو تو اُس کے ذریعے دُنیاوی مال ومتاع کا حصول تو ممکن ہے مگر حق جل شانہٗ تک وصول ناممکن ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل تھا کہ وہ برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے اور اِس عظیم نسبت کا ثمرہ تھا کہ اُنہوں نے تصوّف کو شریعت کے تابع، سُنّت کے دائرے میں اور اَکابر کے منہج اور ذوق کے عین مطابق زندہ رکھا۔ کربوغہ شریف کی خانقاہ ہو یا اُن کا قائم کردہ ادارہ جامعہ زکریا دارالایمان دونوں مقامات پر علم اور ذکر کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔

یہ اَمر بھی قابلِ ذکر ہے کہ سلوک واحسان کی مسندِ مشیخت پر بیٹھ کر خلقِ خدا کو اپنے خالق کے ساتھ جوڑنے کے ساتھ ساتھ حضرت رحمۃ اللہ علیہ علمِ ظاہری میں بھی بلند پایہ رکھتے تھے، چنانچہ اپنے ادارے میں وہ بخاری شریف کا دَرس خود دیا کرتے تھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ایک ہی شخصیت میں اِصلاحِ قُلوب وتزکیۂ نفوس کی حرارت بھی ہو اور صحیح بخاری شریف کی تدریس کی استعداد ولیاقت بھی: ”ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ“

صحیحین میں ایک حدیث ہے:

”اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ العبدَ نادٰی جبریلَ اِنَّ اللّٰہ یُحبُّ فلاناً فَاَحِبَّہٗ فیحبّہٗ جبریلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھلِ السَّمَاءِ اِنَّ

اللہ یُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبُّوْہُ فیحِبُّہٗ اَھلُ السمآءِ ثُمَّ یوضَعُ لَہُ القبولُ فِیْ الاَرْضِ ‘‘

کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو پہلے آسمانوں میں اُس کی محبت کا اعلان ہوتا ہے اور پھر زمین میں اُس کے لیے قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اِس حدیث کا مصداق تھی کہ کربوغہ شریف جیسا دُور افتادہ علاقہ جہاں بظاہر نہ شہروں جیسی سہولیات موجود تھیں، نہ تمدنی ترقی کے مظاہر، حتیٰ کہ وہاں تک رسائی بھی آسان نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کی محبت خلقِ خدا کے قُلوب میں اس طرح رَاسخ فرما دی تھی کہ جب بھی وہاں رُوحانی اِجتماع ہوتا تو اِنسانوں کا سیلاب اُمڈ آتا۔ یہ قُبولیت عامہ و مرجعیت محض انتظامی قوت یا تشہیر کا نتیجہ نہ تھی بلکہ وہ ’’قَبوْلُ فِیْ الاَرْضِ ‘‘ تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے حصے میں لکھ دیتے ہیں۔

اور پھر یہ اجتماعات محض ہجوم نہیں ہوتے تھے بلکہ اُن کے نتیجے میں دِل اللہ کی طرف مائل ہوتے، نیتیں سنورتیں اور زندگیوں میں اِنقلاب آجاتا تھا۔ خاص طور پر نوجوان طبقہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ کی مرکز تھا۔ اُنہوں نے نئی نسل کو محبت، حکمت اور شفقت کے ساتھ دین کی طرف متوجہ کیا۔ اُن کی اِس محنت کے اثرات اُن کی زندگی ہی میں نمایاں ہوئے۔ چنانچہ بہت سے نوجوان دین سے جڑے، ذکر وعبادت کی طرف آئے اور بے سمتی کی بجائے مقصدیت کی راہ پر گامزن ہوئے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق رسمی نہیں بلکہ فکری اور قلبی تھا۔ بطور سرپرست اعلیٰ وہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تعلیمی و تنظیمی معاملات میں ہمارے معاون بھی رہے اور رہنمائی بھی فرماتے رہے۔ وہ خصوصیت کے ساتھ اہلِ مدارس کو بار بار اِس نکتے کی طرف متوجہ فرمایا کرتے تھے کہ مدارس کی اَصل قوت توجہ الی اللہ، اخلاص اور تعلق مع اللہ ہے۔ یہ چیزیں جب تک ہمارے مدارس میں موجود رہیں ہم تعداد میں کم ہونے کے باوجود تاثیر میں زیادہ تھے، وسائل محدود تھے مگر وقار بلند تھا اور ظاہری وسائل سے محرومی کے باوجود دین مخالف قوتیں ہم سے مرعوب تھیں، لیکن جب سے ہماری توجہ الی اللہ میں کمی آئی ہے، ’’اخلاص‘‘ کی جگہ ’’ریا‘‘ نے لی ہے اور تعلق مع اللہ کمزور ہوا ہے تو ہماری کثرت بھی بے وزن ہو چکی ہے، وقار بھی رخصت ہو چکا ہے اور رُعب بھی باقی نہیں رہا جو باطل کو مرعوب کرسکے، کیونکہ باطل قوتیں ہمارے ظاہری ساز و سامان سے نہیں بلکہ ہمارے باطنی استحکام سے مرعوب ہوتی ہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وردِ دِل یہی تھا کہ ہم اپنے اصل سرچشمے کی طرف لوٹیں کیونکہ نصاب، تنظیم اور تعداد تب تک بے روح اور غیر مؤثر ہیں جب تک اُن کے پیچھے اللہ سے جڑا ہوا دِل موجود نہ ہو۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بظاہر نہایت سادہ مگر باطن میں علم و معرفت کے سمندر سموئے ہوئے تھی۔ اللہ

تبارک وتعالیٰ نے اُنہیں بے شمار خوبیوں اور کمالات سے نوازا تھا۔اُن میں سے ایک نمایاں صفت تواضع اور کسرِ نفسی تھی۔واقعہ یہ ہے کہ جو شخص اُنہیں پہلی مرتبہ دیکھتا وہ ہرگز یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ سادہ مزاج اِنسان کس درجے کی علمی، روحانی اور فقہی عظمت کا حامل ہے۔اُنہوں نے اپنے کمالات کو کبھی ظاہر نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھنے کی کوشش کی اور درحقیقت یہی اہلُ اللہ کی شان ہوتی ہے کہ جوں جوں اُن کے علمی و روحانی کمالات زیادہ ہوتے جاتے ہیں توں توں اُن کے عجز و انکسار میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک صاحبِ نسبت بزرگ ہی نہیں بلکہ ایک مستند علمی و فقہی شخصیت بھی تھے۔فقہی مسائل پر اُن کی گہری نظر تھی۔جب کوئی پیچیدہ مسئلہ زیرِ بحث آتا تو اُن کی رائے علم، فہم اور فقاہت فی الدین کی آئینہ دار ہوتی۔اُن کی گفتگو سادہ اور تصنع سے پاک ہوتی لیکن جو بات کہتے وزن اور وقار کے ساتھ کہتے اور اہلِ علم اُس کی قدر کرتے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست کی حیثیت سے اُنہوں نے وفاق کے اجلاسوں میں زیرِ بحث آنے والے اہم اور حساس معاملات میں ہمیشہ اصابت رائے کا ثبوت دیا۔وہ صاحبُ الرّائے بھی تھے اور صائبُ الرّائے بھی۔اُن کی آراء میں فراست، بصیرت اور دُور اندیشی نمایاں ہوتی، وہ مسئلے کے ظاہر ہی پر نہیں بلکہ اُس کے اثرات اور نتائج پر بھی نگاہ رکھتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ اُن کی رہنمائی متوازن، حکیمانہ اور ادارہ جاتی مصالح کے مطابق ہوتی جس کی ہر سنجیدہ شخص قدر کرتا تھا۔

اُن کی شخصیت کا ایک دلنشین پہلو اُن کا اپنے متعلقین کے ساتھ تعلقِ محبت تھا۔جب مجھے دِل کا عارضہ لاحق ہوا تو اُنہوں نے جس انداز سے شفقت اور خیر خواہی کا اظہار فرمایا وہ بھلایا نہیں جا سکتا۔بار بار فون کر کے خیریت دریافت کرنا، صحت و عافیت کی دُعائیں دینا اور اپنی طرف سے شہد، دیسی گھی اور دیگر مفید صحتِ اشیاء بطور ہدیہ بھیجنا، یہ سب اِس بات کی دلیل ہے کہ اُن کے تعلقات رسمی نہ تھے بلکہ قلبی اور مخلصانہ تھے۔

علمی، روحانی اور فقہی عظمت کے ساتھ ساتھ اُن میں فکری گہرائی بھی تھی۔حالاتِ حاضرہ، عالمی مسائل اور اُمت کو درپیش چیلنجز پر نگاہ رکھتے تھے۔گویا وہ محض گوشہ نشین صوفی یا درس و تدریس تک محدود عالم نہیں تھے بلکہ ایک بیدار مغز مفکر اور صاحبِ درد رہنما تھے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نمایاں وصف شجاعت اور حق گوئی تھا۔وہ حق بات کہنے میں کسی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے۔اگر اُنہیں اربابِ اقتدار و اختیار کی کسی بات میں اصلاح کی ضرورت محسوس ہوتی تو بزرگوں کے اُسلوب کے مطابق حکیمانہ انداز میں اُنہیں متوجہ کرتے، خطوط لکھتے اور خیر خواہی کے جذبے سے اُن کی

رہنمائی فرماتے۔ اُن کی نگاہ میں حق، حق تھا اور اِس بات کا حق رکھتا تھا کہ اُسے بیان کیا جائے، خواہ وہ کسی کے موافق ہو یا مخالف۔

ہمارے جامعہ خیر المدارس کے ساتھ بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق محبت اور خیر خواہی پر مبنی تھا۔ وہ کئی مرتبہ جامعہ میں تشریف لائے، بیانات فرمائے، طلبہ و اساتذہ کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور جامعہ کی دینی، علمی اور فکری خدمات کو سراہا۔ اُن کی جامعہ میں تشریف آوری محض ایک بزرگ کی آمد نہیں ہوتی تھی بلکہ ایک روحانی تازگی اور فکری بالیدگی کا ذریعہ بنتی تھی۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اصاغر نوازی بھی اُن کے مزاج کا ایک نمایاں اور روشن پہلو تھا، چھوٹوں کے کاموں کی قدر کرنا، نئی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور خدمت کے جذبے کی سرپرستی کرنا اُن کی عادت تھی۔ چنانچہ جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم میں یہ بات آئی کہ جامعہ خیر المدارس کی زیرِ نگرانی ''الخیر خدمت فاؤنڈیشن'' کے نام سے ایک رفاہی تنظیم قائم ہوئی ہے اور اِس کے رضا کار سیلاب زدہ علاقوں میں خدمتِ خلق میں مصروفِ عمل ہیں تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ صوتی پیغام کے ذریعے اِس کوشش کو سراہا، دُعاؤں سے نوازا، حوصلہ افزائی فرمائی اور سرپرستی کا اظہار فرمایا۔ ایسے مواقع پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دُعا اور ایک جملہ ہمارے کارکنان کے لیے توانائی کا ذریعہ بن جاتا تھا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی علم و عمل، سلوک و تصوّف، فکر و نظر، تواضع و انکسار، خلوص و محبت اور شجاعت و اعتدال کا ایک ایسا مرقّع تھی جو آج کے دور کے لیے ایک روشن نمونہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو قبول فرمائیں، درجات بلند فرمائیں اور اُن کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری رکھیں۔ آمین ثم آمین!.

> موجودہ دور کے بگڑے ہوئے حالات سے دل برداشتہ بہت سے لوگوں کے اندر یہ مزاج پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ہر اس شخص کے- جو انقلاب کا نعرہ لگائے یا کسی بڑی طاقت کو چیلنج کرے- عقیدہ کے ہر بگاڑ، اور افکار و نظریات کی ہر کجی اور انحراف کو معاف کر دیتے ہیں، اور عقیدہ کے مسئلہ سے بالکل صرف نظر کر لیتے ہیں، بلکہ الٹے ان لوگوں کو ہدف ملامت بنا لیتے ہیں، اور کبھی باطل طاقتوں سے ساز باز کر لینے کا الزام بھی لگاتے ہیں جو اس موقع پر عقیدہ کی بحث کو اٹھائیں، اور اس شخص کے عقائد کے بارہ میں کوئی سوال کریں- یہ طرز فکر اور طرز عمل صحیح دینی مزاج اور نبوی طریق سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔
> (حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ) (دستور حیات)

عاشق قرآن حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ طیبہ میں رحلت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

آج صبح یہ انتہائی رنجیدہ وغم زدہ کر دینے والی خبر موصول ہوئی کہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے قابل فخر فاضل اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا میں قرآن کریم کے بے لوث خادم اور عاشق حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے رب کریم کے حضور جا پہنچے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ!

حضرت مرحوم نے حفظ قرآن کریم، تجوید وقراءات اور درس نظامی کی مکمل تعلیم جامعہ خیر المدارس میں حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجدد القراءات حضرت مولانا قاری رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا کی طرف ہجرت فرمائی اور پھر تقریباً 60 برس تک وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ایک شخص نصف صدی سے زائد عرصہ تک دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں قیام پذیر رہے اور ایک دن کے لیے بھی وطن واپسی کا ارادہ نہ کرے، صرف اس خوف سے کہ کہیں موت مدینہ منورہ سے باہر نہ آجائے اور جنت البقیع میں تدفین کی سعادت عظمیٰ سے محرومی نہ ہو جائے۔

مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا سے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ علیہ کی محبت محض قیام تک محدود نہ تھی بلکہ یہ محبت آپ کی سوچ اور فیصلوں میں رچی بسی ہوئی تھی۔ ایک موقع پر کسی نے سوال کیا کہ آپ کے اعزہ واقارب اور دوست احباب پاکستان میں ہیں اور آپ وہاں جاتے نہیں، تو کیا آپ کو اُن کی یاد نہیں آتی؟ تو قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت سادہ مگر معنی خیز انداز میں فرمایا: جس کی یاد آتی ہے اُسے میں عمرے پر بلوا لیتا ہوں، اس طرح مجھے اُس کی زیارت اور اُسے عمرے کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔"

مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وکرامہ میں 60 سالہ قیام کے دوران میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کی تدریس کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اور دربارہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کو اپنا شعار و دیار بنائے رکھا۔ اس طویل مدت میں ایک دن بھی تدریس کا ناغہ نہیں کیا۔ پابندی وقت کے سلسلے میں وہ اپنے عظیم وجلیل استاذ

حضرت مولانا قاری رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار تھے۔اس عرصہ میں ہزاروں کی تعداد میں آپ نے قرآن کریم کے حفاظ تیار کیے، حتیٰ کہ حرمین شریفین کے متعدد ائمہ کرام بھی آپ کے حلقہ تلمذ میں شامل ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مبارک معمول یہ تھا کہ ہر جمعرات کو کئی افراد پر مشتمل اپنے متعلقین کا ایک قافلہ لے کر مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفا تشریف لے جاتے ۔عمرہ ادا فرماتے ،شب جمعہ حرم مکی میں گزارتے اور جمعہ شام تک مدینہ منورہ واپس آجاتے تاکہ تدریسی معمول میں کوئی خلل واقع نہ ہو، بلاشبہ یہ عمل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت گزاری اور احساس ذمہ داری کا حسین امتزاج ہے۔اخلاق ومروت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دسترخوان ہر آنے والے کے لیے ہمیشہ کشادہ رہتا خصوصاً جامعہ خیر المدارس کے اساتذہ و متعلقین جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نہایت مسرت سے اُن کا استقبال فرماتے اور پُرتکلف کھانے سے تواضع فرماتے۔راقم الحروف سے جامعہ خیر المدارس کی نسبت سے خصوصی محبت وشفقت کا معاملہ فرماتے تھے۔مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا میں حاضری کے موقع پر جب بھی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بے حد شفقت فرماتے اور اصرار فرماتے کہ کم از کم ایک وقت کا کھانا آپ کے ساتھ ضرور تناول کیا جائے ۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرم نوازیاں اور محبتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔

آج جامعہ خیر المدارس اپنے اس لائق وفائق فرزند کی جدائی پر سوگوار ہے، اس کی فضائیں غمگین اور درو دیوار اشکبار ہیں۔جامعہ کے اساتذہ کرام حضرت مولانا نجم الحق جالندھری صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب ،حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب، حضرت مولانا محمد عابد مدنی صاحب ،حضرت مولانا ازہر صاحب ،حضرت مولانا شمشاد احمد صاحب ،حضرت مولانا قاری محمود احمد صاحب حضرت مولانا قاری محمد اقبال صاحب ، حضرت مولانا احمد حنیف جالندھری صاحب ،حضرت مولانا عبدالمنان صاحب اور دیگر تمام اساتذہ کرام نے بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار فرمایا ہے۔یہ بھی رب کریم کی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر خاص عنایت ہے کہ اُس نے قرآن کریم کے اس عاشق صادق کو نزول قرآن کے مبارک مہینے میں اور دار الہجرۃ کی مقدس فضاؤں میں اپنے جوار رحمت میں بلایا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نصف صدی سے زائد قرآنی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائیں،اُن کی کامل مغفرت فرمائیں، درجات عالیہ نصیب فرمائیں اور جنت البقیع میں تدفین کو مزید سعادتوں کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔

تمام احباب سے گزارش ہے کہ آپ حضرات حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں،خصوصاً تلاوت قرآن، دعا اور صدقہ جاریہ کے ذریعے انہیں اپنی حسنات میں شریک فرمائیں۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز: ارباب مدارس سے چند گذارشات

مولانا محمد قمر الزماں ندوی

اسلامی سال کی ابتداء تو ماہ محرم الحرام سے ہوتی ہے، لیکن برصغیر ہند و پاک میں مدارس اسلامیہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ماہ شوال المکرم سے ہوتا ہے، رمضان المبارک کی لمبی وطویل تعطیل (چھٹی) کے بعد ماہ شوال کی ابتداء میں ہر چہار جانب سے مدارس اسلامیہ کی طرف طلبہ کا رجوع ہوتا ہے، اور تقریباً ماہ شوال کا اکثر حصہ بلکہ بڑے اور مرکزی مدرسے میں ذی قعدہ کا پہلا عشرہ بھی داخلہ کی کارروائی میں گزر جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مدارس اسلامیہ دین کے مضبوط قلعے ہیں، فہم شریعت اور قرآن وسنت کے ترجمان ہیں۔ یہ مردم گری ورجال سازی کے کارخانے ہیں، صحیح اقدار وروایات کے امین ہیں، انسانیت کی تعمیر وتشکیل میں ان کا اہم رول ہے، قوم وملت کو باطل سے ٹکرانے کا بھرپور سلیقہ اور طاقت ان ہی مدارس کے اندر ہے۔ اسلامی تشخص اور ملی شعار کے بقا میں ان مدارس کا نمایاں رول وکردار ہے ملت کے نونہالوں کو ارتداد سے بچانے میں ان مدارس کا زبردست کردار ہے اور آج بھی یہ دینی مدارس یورپین تہذیب اور مغربی کلچر اور لادینی ثقافت سے اپنے جیالوں اور سپوتوں کو کسی نہ کسی حد تک محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ اسلام اور شعار اسلام کو باقی رکھنے کے لئے مدارس کی کل بھی ضرورت تھی آج بھی ہے اور کل مستقبل میں بھی رہے گی۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ماضی میں مدارس کا جو رول اور کردار رہا ہے اب اس میں کمی اور زوال ارہا ہے اور اس کی فعالیت میں بہت کمی آ گئ ہے اس کی بنیادی وجہ جہاں اخلاص وللّٰہیت کی کمی ہے وہیں نظام تعلیم وتربیت اور داخلہ کی کاروائی میں بے شمار خامیاں، کمیاں اور نقائص بھی ہیں، جن میں سے چند کی جانب تدارک اور سدباب کے لئے کچھ تجویزیں پیش کرتے ہیں:

(۱) اکثر مدارس میں داخلہ کی کاروائی میں تقریباً پورا مہینہ (بلکہ بعض مرکزی اداروں میں ذی قعدہ کا پہلا عشرہ) صرف ہوجاتا ہے، طلبہ کی آمد میں یکسانیت نہیں ہوتی، افراط وتفریط پائی جاتی ہے۔ کچھ طلبہ شوال کے شروع میں وقت پر ہی آجاتے ہیں لیکن ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے، کچھ طلباء درمیان شوال اور اخیر شوال میں اور بہت سے طلباء تو ذی قعدہ کے آخری عشرہ میں آتے ہیں۔ اس لئے اس میں یکسانیت لانے کی سخت ضرورت ہے، اس کے لئے ایسا مضبوط نظام اور لائحہ عمل مرتب کیا جائے کہ طلبہ وقت مقررہ پر مدرسہ حاضر ہوجائیں اور خوشگوار

ماحول میں دو تین دن کے اندر اپنے داخلے کی کارروائی اور تجدید داخلہ کرالیں۔

جدو قدیم طلبہ کے داخلہ کے کارروائی ایک ہفتہ میں ممکن ہے یہ کام اتنے وقت میں آسانی سے انجام پاسکتا ہے لیکن خواہ مخواہ اس کو طول دیا جاتا ہے اور ہفتہ کے کام کو مہینے میں پھیلا دیا جاتا ہے۔طلبہ کو ہر حال میں مکلف بنایا جائے کہ وہ وقت مقررہ پہ ضرور پہنچ جائیں۔

(۲) نئے طلبہ کے داخلے کے لئے جو ٹیسٹ اور امتحان لیا جائے اس میں کسی طرح کی کوئی رعایت نہ برتی جائے اور قابلیت واستعداد اور اہلیت ہی کی بنیاد پر مطلوبہ درجہ میں داخلہ دیا جائے۔

(۳) تعلقات ،رابطے اور بے جا سفارش کی بنیاد پر بھی کسی طالب کو اوپر درجہ میں بغیر قابلیت اور استحقاق و استعداد کے داخل نہ کیا جائے۔

(۴) طالب علم سابقہ مدرسہ سے جو تصدیق نامہ لائے اس کی بھی تحقیق کی جائے اور وہاں کے ذمہ داروں سے اطمینان حاصل کرلیا جائے۔داخلے کے وقت نام،مقام اور تاریخ پیدائش وغیرہ کے خانہ کو صحیح سے پر کرایا جائے اور اس کی وضاحت بھی کردی جائے کہ بعد میں اس میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔مشکوک اور اجنبی طالب علم کا داخلہ بغیر تصدیق اور تحقیق کے نہ لیا جائے۔طلبہ کو پابند بنایا جائے کہ دوران طالب علمی خارجی سرگرمیوں میں جو تعلیم وتربیت کے لئے مضر ہیں قطعا شریک نہیں ہوں گے۔

(۵) مستحق اور حق دار طلبہ ہی کا غیر مستطیع داخلہ لیا جائے اور اس سلسلے میں پوری تحقیق اور چھان بین کی جائے اور ایک نظام مرتب کیا جائے،جس سے مستحق اور غیر مستحق کا امتیاز اور فرق ہوسکے۔عام طور پر دیکھا جارہا ہے کہ طالب علم غیر مستطیع داخلہ لے کر مدرسہ میں پڑھ رہا ہے۔اس کے گھریلو حالات کی تفتیش نہیں کی گئی،اب حال یہ ہے کہ اس طالب علم کے پاس مہنگا ملٹی میڈیا موبائل ہے جس کی قیمت بیس ہزار سے چالیس ہزار تک ہے اور پکڑے جانے پر بہانا بناتا ہے کہ میرا موبائل نہیں ہے،محلہ کے فلاں دوست کا ہے،ہم نے اس سے تھوڑی دیر کے لئے لیا تھا۔

(۶) مدارس اسلامیہ میں موبائل کے استعمال پر پابندی ہو اور خبر رسانی اور طلبہ کو وقت ضرورت ان کے گھریلو حالات اور خیر وخیرت سے آگاہ اور واقفیت کرانے کے لئے کوئی نعم البدل تلاش کیا جائے،اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ ہر ہاسٹل میں لینڈ لائن فون کا انتظام کیا جائے،عموما مدارس میں موبائل پر جو پابندی نہیں لگ پاتی ہے اس ایک وجہ ذمہ دارن مدارس کا یہ خوف اور واہمہ ہے کہ اگر موبائل پر پابندی لگا دیں گے تو طلبہ کم ہوجائیں گے اور وہ دوسرے مدرسہ میں داخلہ لے لیں گے۔ایک اور وجہ اسٹاف اور اساتذہ کے بچے بھی بنتے ہیں جو مخصوص بچوں کے موبائل فون اپنے گھر میں رکھتے ہیں اور چھپ چھپا کر ان دوست طلبہ کو دیتے رہتے ہیں۔طلبہ میں اور خاص طور پر

مدارس اسلامیہ کے طلبہ میں علمی واخلاقی انحطاط وزوال اور پستی کی وجہ ملٹی میڈیا موبائل کا استعمال ہے۔اس آلہ کے غلط استعمال نے طلبہ کو کہیں کا نہیں رہنے دیا ہے۔طلبہ کے اندر علمی اور ادبی ذوق وشوق کا فقدان اسی آلہ کی وجہ سے ہے،طلبہ ہی نہیں مدارس کے اساتذہ کرام بھی موبائل فون میں گھنٹوں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں اور موبائل کو ٹائم پاس کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر طلبہ اور اساتذہ اس کا صحیح استعمال کرلیں اور اس کو خبر رسانی کے ساتھ معلومات اور علمی چیزوں کے لئے استعمال کرنے لگیں تو اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ اس میں بہت سے علمی ایپس وغیرہ بھی موجود ہیں مثلاً شاملہ اور ڈکشنری اور تحقیقی مواد وغیرہ لیکن کم لوگ ہیں جو اس کو مثبت کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔زیادہ تر طلبہ اس میں گیم کھیلتے نظر آتے ہیں تصویریں کھینچتے ہیں سیلفی لیتے ہیں یا جوک اور گانا سنتے ہیں۔دنیا کی ہر برائی اور فحش اس میں موجود ہے جو طالب علم ان فحش اور گندی چیزوں کو دیکھے گا وہ کبھی روحانی اور ربانی علم سے اپنے کو بہرہ مند نہیں کر سکے گا۔کیوں کہ علم دودھ کی طرح ہے جس طرح دودھ کو صحیح رکھنے کے لئے برتن کا صاف وشفاف رکھنا ضروری ہے اسی طرح علم کی حفاظت اور حصول کے لئے ظاہر و باطن جسم اور روح کو پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔

(۷) مدارس اسلامیہ میں داخلہ کے نظام کو چوکس کیا جائے اور جدید عصری و دینی تعلیم گاہوں سے اور وہاں کے نظام داخلہ سے استفادہ کیا جائے،،ہر طالب علم کا پورا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو۔جب ضرورت پڑے اس کے پورے تعلیمی اور اخلاقی ریکارڈ کو دکھایا جا سکے۔پورے سال کی چھٹیوں کا نظام اور تعلیمی وغیر نصابی سرگرمیوں کی ترتیب پہلے سے بنالی جائے اور اس کو مرتب کر کے اس کے مطابق عمل کرایا جائے،موسم اور حالات کی وجہ سے اس میں جزوی تبدیلی کی جا سکتی ہے۔طلبہ کی چھٹی کا بھی باقاعدہ نظام ہو،درخواست کے بغیر چھٹی قطعاً نہ دی جائے،اس کو خود سے درخواست لکھنے کا مکلف بنایا جائے۔بہت سے طلبہ ہیں جو منتہی درجات میں پہنچ جاتے ہیں لیکن ان میں درخواست لکھنے کی لیاقت اور صلاحیت نہیں ہے۔درجہ میں حاضری فیصد اور ثقافتی سرگرمیوں اور پروگراموں میں حاضری فیصد کا نظام بہت ہی چوکس بنایا اور رکھا جائے اور اس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

(۸) نظام الساعات والدروس یعنی گھنٹوں کی ترتیب کسی ماہر تجربہ کار اور باصلاحیت استاد کے سپرد ہو،جن کو تعلیمی تجربہ ہو اور درس وتدریس کا سلیقہ ہو،اور اساتذہ کی صلاحیت اور ان کے فن سے دلچسپی سے واقف وآگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ خود ناظم مدرسہ اور مہتمم صاحب اس پر نظر ثانی کریں اور اس کو ملاحظہ کرلیں۔جس استاد کو جس فن سے دلچسپی ہو اور جس فن میں اختصاص ہو وہی فن اور مضامین ان کے سپرد کئے جائیں۔تعلقات اور رابطہ کی بنیاد پر کسی نااہل اور

غیر صلاحیت منداستاد کو کوئی کتاب تدریس کے لئے ہرگز نہ دی جائے۔

(۹) اساتذہ کی تقرری میں رشتے ناطے اور تعلقات کو نہ نبھایا جائے بلکہ علمی اور تدریسی ملکہ کو ترجیح دی جائے۔ صلاحیت ولیاقت کے ساتھ ان کی صالحیت کو بھی دیکھا اور پرکھا جائے۔بعض اساتذہ بہت ذہین ہوتے ہیں، اچھی صلاحیت اور استعداد کے مالک ہوتے ہیں لیکن ذہن معتدل اور ہموار نہیں ہوتا، بڑوں کی صحبت میں نہیں بیٹھے ہوتے ہیں اور نہ ان سے براہ راست استفادہ کئے ہوتے ہیں، بلکہ ایسے لوگ اس کو اپنے لئے کسر شان سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ اور ایسے اساتذہ سے ان کی صلاحیت واستعداد کے باوجود مدرسہ کو فائدہ کم ،نقصان زیادہ پہنچتا ہے۔ وہ طلبہ کی غلط اور منفی رہنمائی کرتے ہیں جس سے مدرسہ میں آئے دن ہنگامہ کھڑا رہتا ہے ایسے اساتذہ پس پردہ بہت کچھ گل کھلاتے رہتے ہیں۔ بہت کم ادارے اور مدارس ان سے خالی ہیں۔

(۱۰) اساتذہ کرام کی ٹریننگ اور ان کے اندر تدریسی ملکہ اور صلاحیت پیدا کرنے کے لئے ماہرین تعلیم وتربیت کے محاضرات رکھے جائیں۔

سبق کی پیشگی تیاری یہ طریقہ تدریس آج عصری اداروں میں مقبول ہے اور اس انداز تدریس کا فائدہ بھی زیادہ نظر آرہا ہے، مدارس کے اساتذہ کرام کو بھی اس سے واقف کرایا جائے اور اس کے مطابق تدریس کا پابند بنایا جائے۔ تمام کتابوں اور فنون میں تو یہ ممکن نہیں ہے لیکن بعض فنون اور کتابوں میں مدارس میں بھی ایسا ممکن ہے۔لیکن اس میں محنت زیادہ کرنی پڑے گی۔

(۱۱) ارباب مدارس کو چاہئے کہ وقفہ وقفہ سے اساتذہ کرام سے تعلیم وتربیت کو مفید اور بہتر بنانے کے حوالے سے صلاح ومشورہ کرتے رہیں، نظام تعلیم کو بہتر اور مفید بنانے کے حوالے سے ان کی طرف سے جو آراء اور مشورے آئیں ان پر عمل کیا جائے اور ان کی رائے کو اہمیت دی جائے۔

(۱۲) ہر درجہ کے لئے معلم درجہ کا انتخاب کیا جائے اور اس کلاس اور درجہ کی جملہ ذمہ داری اور طلبہ کو بنانے اور سنوارنے کی ذمہ داری ان کے سپرد کی جائے۔ اور اس کے لئے معلم درجہ کو تنخواہ کے علاوہ خصوصی الاونس دیا جائے۔ اور جس درجہ کے طلبہ مدرسہ میں نمایاں کامیابی حاصل کریں اس کلاس کے معلم درجہ اور کلاس کے طلبہ کو انعامات، طمغہ اور توصیفی اسناد سے نوازا جائے۔

(۱۳) نمایاں کامیابی اور بہتر کارکردگی کرنے والے طلبہ کو سال کے اختتام پر خصوصی انعام دیا جائے ،اسی طرح ان اساتذہ کرام کی حوصلہ افزائی کی جائے جنھوں نے کما حقہ تدریسی اور ثقافتی ذمہ داری کو نبھایا ،اور مدرسے کی شہرت اور نیک نامی کا ذریعہ بنے۔

(۱۲) ہر بڑے مدرسہ میں تقریبا کتب خانہ کا نظام ہوتا ہے، کہیں کا کتب بڑا ہوتا ہے اور معیاری بھی اور کہیں کا چھوٹا بھی۔ لیکن آج کل زیادہ تر مدارس میں کتب خانہ مہمانوں کو دکھانے کے لئے شوپیس ہوتا ہے، کتب خانہ سے استفادہ کا مزاج نہ طلبہ میں ہوتا ہے اور نہ ہی اساتذہ میں، الا ماشاءاللہ!۔

بہت سے مدارس کے ذمہ دار تو مالی فراہمی اور دیگر امور میں اتنے مصروف ہوجاتے ہیں کہ کتب خانہ کی طرف دیکھنے اور جھانکنے کی بھی ان کو فرصت نہیں ملتی۔ ارباب مدارس کو چاہئے کے ان کے اندر بھی کتب بینی کا بھرپور ذوق ہو اور وہ بھی براہ راست کتب خانہ سے استفادہ کریں تاکہ طلبہ اور اساتذہ میں بھی ذوق وشوق پیدا ہو۔

(۱۳) حضرات اساتذہ کو معاشی واقتصادی پریشانی اور ذہنی پریشانی سے آزاد رکھنے کے لئے مناسب اور ٹھوس لائحہ عمل طے کیا جائے اور وہ اساتذہ جو گھریلو حالات اور معاشی دقت کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں خاموشی سے ان کی مدد کی اور کرائی جائے۔

(۱۴) ان اساتذۂ کرام کو جو مکمل طور پر تدریس سے جڑے رہتے ہیں اور تدریس ہی کے لئے سال بھر اپنے کو یکسو رکھتے ہیں ان کو وصولی اور چندہ پر مجبور نہ کیا جائے، رمضان المبارک میں ان کو فرصت دے دی جائے کہ وہ اپنے گاؤں اور علاقہ کے لوگوں کی خدمت کریں اور وہاں دعوتی اور تبلیغی کاوشوں میں مصروف رہیں تاکہ کچھ مدت اپنے علاقہ میں کچھ خدمت انجام دے سکیں۔ اور آیت قرآنی اور حکم ربانی: ثم رجعوا الی اھلھم لعلھم یحذرون پر بھی عمل کرسکیں۔ ہاں وہ اساتذۂ کرام اور حضرات معلمین جن کا پہلے سے حلقہ بنا ہے اور وہ خوشی خوشی اس فریضہ کو انجام دینا چاہتے ہیں ان کو اس مہم پر اور اس مقصد کے لئے بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ایسے اساتذہ کو رمضان المبارک کی ڈبل تنخواہ کے علاوہ حق الخذمت اور اکرامیہ کے طور پر معقول رقم دینے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ اس کام کو بھی لگن اور دلچسپی کے ساتھ انجام دینے کی فکر کریں۔

بعض مدارس کے ارباب اہتمام اور ذمہ داران نے جب اس فکر کو اوڑھ لیا کہ حضرات اساتذہ کو رمضان کے موقع پر عیدی کے نام پر کچھ رقم دیں گے اور بغیر سفارتی خدمت کے بھی ان کو رمضان کی ڈبل تنخواہ دیں گے اور اس کے لئے کچھ ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کو حضرات علماء کرام اور مدارس کے اساتذہ سے محبت وعقیدت ہے اور وہ ان کا دل سے احترام واکرام کرتے ہیں تو یہ مہم بھی ان کے لئے آسان ہوگئی اور یہ سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ارباب اہتمام اور ذمہ داران مدارس حضرات اساتذہ کو ملازم اور خادم نہ سمجھ کر دین کا رہبر اور محافظ و ترجمان سمجھیں اور دل سے ان کی قدر کریں۔

(۱۵) رمضان میں چونکہ کئی گنا اخراجات بڑھ جاتے ہیں اس لئے حضرات اساتذہ کے لئے رمضان بونس کا

خصوصی انتظام کیا جائے اگر کسی وجہ سے رمضان سے قبل یہ بونس نہ مل سکے تو عید کے بعد مدرسہ کھلنے پر یہ بونس اساتذہ کو مل جایا کرے۔

(۱۶) طلبہ میں آفاقیت، وسعت اور علمی تبحر اور گہرائی و گیرائی پیدا کرنے کے لئے دوران سال مختلف علمی وفقہی موضوعات پر ماہرین فن علماء اور ماہرین کے محاضرات رکھے جائیں اور اسلام پر جدید ذہنوں کے اعتراضات پر طلبہ کے درمیان مکالمہ اور مباحثہ کرایا جائے۔ اس طرح کے پروگرام اور محاضرات سے ہمارے طلبہ کا علمی معیار بلند ہوگا اور جدید ذہنوں کے اعتراضات کا جواب دینا آسان ہوگا۔

(۱۷) فرق باطلہ کے تعارف پر طلبہ کو آمادہ کیا جائے، آج علمی پستی اور گراوٹ کا حال یہ ہے کہ طلبہ مدرسہ سے فارغ ہوجاتے ہیں اور ان کو ادیان و مذاہب کی حقیقت اور فرق باطلہ کے بارے میں بنیادی اور ابتدائی معلومات بھی نہیں ہوتی۔ علم کلام کسے کہتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے اس سے بھی ناواقف ہوتے ہیں۔

(۱۸) مدارس اسلامیہ میں علمی گراوٹ کی ایک اہم اور بنیادی وجہ ملٹی میڈیا موبائل کا بے لگام استعمال ہے، اس کے مضر اور منفی پہلو کا تذکرہ اوپر بھی کیا گیا تھا۔

آج ہم مدارس میں طلبہ پر اس موبائل کے استعمال پر پابندی لگانے میں ہر طرح سے ناکام ہیں اور ایک طرح سے ہمت ہار گئے ہیں اور اپنی شکست تسلیم کر چکے ہیں جب کہ یہ کام بہت مشکل اور دشوار نہیں ہے۔

ارباب مدارس ڈرتے اور گھبراتے ہیں کہ اگر ہم زیادہ سختی کریں گے تو طلبہ کم ہوجائیں ہمارا ہاسٹل خالی ہوجائے گا۔ اور یہاں کے طلبہ دوسرے مدرسے چلے جائیں گے جہاں موبائل کے استعمال پر مکمل چھوٹ ہے۔ بعض طلبہ نے رازدارانہ انداز میں احقر سے اکر کہا کہ مولانا صاحب! جب تک اس موبائل پر پابندی نہیں لگے گی اور اس پر سختی نہیں ہوگی ہم میں سے اکثر طلبہ کامیاب اور صلاحیت مند نہیں بن پائیں گے، خدارا اس پر سخت قانون بنوایئے، ان طلبہ کی وجہ سے جو ایسے موبائل استعمال کرتے ہیں، کمرہ کا ماحول گندہ رہتا ہے، فیس بک اور واٹسیف پر عریاں تصوریں کثرت سے آتی ہیں جس کی وجہ سے طلبہ کا ذھن منتشر رہتا ہے اور پڑھنے میں ان کی طبیعت نہیں لگتی ہے۔ اور اس ماحول کا اثر ہم لوگوں پر بھی پڑ رہا ہے، یہ گھر کے فرد کی گواہی ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں ٹھوس اور مضبوط قانون بنانے کی سخت ضرورت ہے۔

(۱۹) دارالاقامہ (ہاسٹل) میں طلبہ کی رہائش اور قیام کے سلسلے میں اس بات کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے کہ ایک ہی ضلع اور صوبہ کے طلبہ کو ایک کمرہ میں نہ رکھا جائے بلکہ متعدد صوبے اور ضلع کے الگ الگ طلبہ کو ایک کمرہ میں جگہ دی جائے تاکہ علاقیت اور عصبیت کا ماحول نہ پنپنے پائے اور نہ اس کے جراثیم جنم لے سکیں۔ اسی طرح علاقائی

اورصوبائی سطح اور بنیاد پر کسی تنظیم، بزم اور تحریک وسوسائٹی بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۲۰) طلبہ کو خارجی اور بیرونی سرگرمیوں اور مصروفیات سے روکا جائے اور کسی بھی ریلی، مظاہرہ اور سیاسی پروگرام میں طلبہ بغیر ادارے کی اجازت کے قطعاً شریک نہ ہوں۔(بعض وقت ملکی حالات اور مصلحت اور ملک و ملت کے وسیع تر فائدہ کے لئے اجازت دی جاسکتی ہے)

(۲۱) ارباب اہتمام اس بات بھی خیال رکھیں کہ جس استاد کو دارالاقامہ کا نگراں متعین کریں اس کے اندر نگرانی کی اہلیت ہو، وہ بچوں کی نفسیات اور ان کے مزاج و رجحان سے واقف ہو، نیز طلبہ کی تربیت کے اصول و آداب سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔نگراں حضرات کو چاہئے کہ کبھی کبھی ذمہ دار قسم کے طلبہ کو بلا کر دارالاقامہ اور ہاسٹل کی صفائی ستھرائی کے بارے میں مشورہ کریں اور دارالاقامہ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ان کی رائے کو بھی جانیں۔کبھی کبھی ہاسٹل میں اجتماعی کھانے کا نظم بھی ہو اور نگراں حضرات اور ذمہ داران مدارس بھی اس میں شریک ہوں اور اس کے لئے کچھ رقم مختص ہو جس میں طلبہ بھی شریک ہوں۔اور انتظامی امور طلبہ کے ہی سپرد رہے تاکہ ان کو بہت کچھ سیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے۔

(۲۲) مدارس کے اساتذہ عام طور پر غریب یا متوسط خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، گھریلو اور معاشی پریشانی ان کا سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے،،بہت سے اساتذہ کی طبیعت پڑھنے پڑھانے میں اس لئے نہیں لگتی ہے کہ وہ گھریلو حالات اور مسائل میں الجھے رہتے ہیں، ایسے پریشان حال اساتذہ پر انتظامیہ کی نظر رہنی چاہیے اور ان کی معاشی پریشانی اور مسائل کے لئے کوئی تدبیر اور صورت نکانی چاہیے۔

دوسری طرف مدارس کے اساتذہ کو بھی چاہیے کہ اپنے اندر احساس کمتری واحساس کہتری نہ پیدا ہونے دیں۔ بلکہ اپنے اندر خودی، خودداری اور خود اعتمادی کی دولت پیدا کریں۔مسائل، مشکلات اور حالات کو جھیلنے، انگیز کرنے اور برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں اور اس مصرعہ اور حقیقت پر خاص طور پر نظر رکھیں کہ:

''جس کو ہو جان و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں؟''

کامیاب معلّم کے اوصاف

مولانا مفتی محمد منصور احمد

کسی بھی نظامِ تعلیم کی کامیابی کیلئے معلّم کا کردار ریڑھ کی ہڈی سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور کسی بھی معاشرے میں معلم کی اہمیت وعظمت ایک مسلمہ امر ہے۔اس موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور جب تک اس دنیا میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ رواں دواں ہے' اس پر لکھا جاتا رہے گا۔ ماضی قریب میں مصر کے عظیم شاعر' امیر الشعراء احمد شوقی (1868ء1932ء) نے معلم کے احترام ومقام پر ایک شہرۂ آفاق قصیدہ کہا' جس کے چند ابتدائی تین اشعار بہت ہی زبردست ہیں۔وہ کہتے ہیں:

قُم للمعلّم و فّهِ التبجيلا		كاد المعلّم ان يكون رسولاً
اعلمت اشرف او اجلّ من الذی		يبنى و ينشئى أنفساً و عقولا
سبحانک اللهم خير معلّم		علمت بالقلم القرون الأولىٰ

(معلم کے احترام میں کھڑے ہوجائیں اوراس کو پوری تعظیم دیں۔معلم کا مقام تو یہ ہے کہ وہ (نسلوں کے درمیان) قاصد اور سفیر بن سکتا ہے۔کیا آپ اُس سے زیادہ عزت وعظمت کا حق دار کسی کو سمجھتے ہیں' جو انسانوں کو بناتا ہے اور عقل کو پروان چڑھاتا ہے۔اے اللہ! آپ ہی سب سے بہترین معلم ہیں کہ آپ نے پہلے زمانے والوں کو "قلم" کے ذریعے علم سکھایا۔یہ قرآن مجید کی آیت "علّم بالقلم" کی طرف اشارہ ہے۔

اس موقع پر زیادہ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ معلم کا کردار جتنا اہم اور مقام جتنا بلند ہے' اتنا ہی یہ منصب نازک اور حساس بھی ہے۔مسلمانوں کا ماضی گواہ ہے کہ جن معلمین میں خود خدا ترسی' فکرِ آخرت' اتباعِ سنت اور مزاج شناسی جیسی اعلیٰ صفات تھیں' ان کی درسگاہ سے اٹھنے والا ہر شاگرد آسمان علم وفضل کا آفتاب و ماہتاب بن کر چمکا اور مسلم معاشرے نے انہیں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا۔

آپ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ان کے گرد پھیلی ہوئی تلامذہ کی کہکشاں کو دیکھ لیں۔حضرت قاضی ابو یوسفؒ ،امام محمد بن حسنؒ، امام زفر بن ہذیلؒ، امام عبداللہ بن مبارکؒ، امام حسن بن زیادؒ، اور ایسے درجنوں عظیم نام ہیں جو آج

بھی تاریخ کے صفحات میں جگمگا رہے ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ امام عالی مقام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کی نظر کیمیاء اثر جس پر پڑتی گئی، جس نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر لیے اور جسے تقدیر الٰہی نے آپ کی مجلس تک پہنچا دیا، وہ خود زمانے کا مقتداء، راہنما اور امام بن گیا۔

اسی طرح آپ قریبی دور میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے تلامذہ کی فہرست پر ایک نظر ڈالیں تو یہاں آپ کو حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ جیسے صاحب بصیرت، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جیسے مجاہدانہ جذبات کے حامل، مفتیٔ اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلویؒ جیسے فقیہ، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جیسے مفسرِ قرآن اور امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ جیسے عظیم محدث، سب ایک ہی صف میں بیٹھے نظر آئیں گے۔ یہ معلم ہی ہوتا ہے جو زمین پر پھیلے ہوئے لاکھوں پتھروں میں سے کسی ہیرے کو اٹھاتا ہے اور پھر اُس کی تراش خراش کر کے جب اُسے زمانے کے سامنے پیش کرتا ہے تو اُس کی چکا چوند روشنی سے ایک دنیا منور ہو جاتی ہے۔لیکن اگر خدانخواستہ معلم ہی خوفِ خدا سے خالی اور فکر آخرت سے عاری ہو جائے، وہ اپنے فرائض سے غافل اور احساس ذمہ داری سے بے پرواہ ہو جائے، اُس میں اخلاص نیت اور پیشہ وارانہ صفات کا فقدان ہو جائے تو اس کے ہاتھوں سے قوم کی نئی نسل کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

معلم کے مقام کی اسی نزاکت کے پیش نظر قدیم وجدید بہت سے اکابر ملت نے معلم کو اس کے فرائض کا احساس دلانے کیلئے قلم اٹھایا ہے اور یوں اس موضوع پر بہت سی قیمتی اور اہم کتابیں وجود میں آئی ہیں۔مشہور محدث اور شافعی فقیہ شیخ الاسلام قاضی بدر الدین بن جماعۃ رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۹ھ تا ۷۳۳ھ) کی شہرۂ آفاق کتاب ''**تذکرۃ السامع و المتکلم فی آداب العالم و المتعلم**'' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔آپ کی علمی حیثیت کے تعارف کیلئے اتنا کہنا کافی ہے کہ امام ذہبیؒ، امام تاج الدین سبکیؒ، امام ابن قیمؒ اور امام ابن کثیرؒ جیسے عظیم نام آپ کے شاگردوں کی فہرست میں آتے ہیں۔آپ کے شاگرد امام سبکیؒ نے تو بہت ہی بلند پایہ الفاظ سے اپنے استاذ کی تحسین کی ہے۔وہ ''طبقات الشافعیۃ الکبریٰ'' میں لکھتے ہیں:

''شیخنا قاضی القضاۃ بدر الدین . . . حاکم الاقلیمین مصراً و شاماً و ناظم عقد الفخار لا یسامی، متحلّ بالعفاف، متخلّ الاعن مقدار الکفاف، محدث فقیہ، ذو عقل لا یقوم اساطین الحکماء بما جمع فیہ''

قاضی بدر الدین محمد بن ابراہیم بن جماعہ الکینانی الشافعیؒ کی شہرہ آفاق کتاب ''**تذکرۃ السامع و المتکلم فی ادب العالم و المتعلم**'' کے دوسرے باب میں اساتذہ کیلئے بیان کیے گئے انتہائی اہم اور قیمتی آداب کا خلاصہ: یہ آداب تین طرح کے ہیں:

سب سے پہلے عالم یعنی استاذ کے ذاتی اوصاف وآداب اور یہ کل بارہ ہیں:

(۱)......تنہائی اور سب کے سامنے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھے۔اپنی تمام حرکات وسا کنات اور اپنے تمام اقوال و افعال میں اللہ تعالیٰ کے خوف کا لحاظ رکھے۔

(۲)......اپنے علم کو ذلت سے بچانے کا اہتمام کرے جیسا کہ پہلے اہل علم نے کیا۔اللہ تعالیٰ نے علم کو جو عزت و احترام بخشا ہے اس کی حفاظت کرے۔

(۳)......دنیا کے بارے میں زہد وقناعت پسندی کی عادت ڈالے۔دنیاوی ساز وسامان میں اس قدر کمی کرلے کہ جس سے اس کو اور اس کے گھر والوں کو تکلیف نہ پہنچے۔

(۴)......اپنے علم کو اس سے بچائے کہ اس کے ذریعے جاہ و مال،شہرت و ناموری کوئی عہدہ یا اپنے ہم عصروں پر برتری جیسی دنیاوی اغراض حاصل کرے۔

(۵)......ایسا پیشہ اختیار کرنے سے پرہیز کرے جسے طبعی طور پر گھٹیا سمجھا جاتا ہو۔یا شرعی اعتبار سے وہ کام ناپسندیدہ ہو۔

(۶)......شعائر اسلام اور ظاہری احکام کو پابندی سے ادا کرے جیسے نماز با جماعت،سلام کو عام کرنا،نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور اس کے نتیجے میں آنے والی آزمائشوں پر صبر کرنا۔

(۷)......اسے چاہیے کہ شرعاً جو کام مستحب ہیں ان کا بھی اہتمام کرے جیسا کہ قرآن مجید کی تلاوت،دل اور زبان سے اللہ کا ذکر،دن اور رات کی مسنون دعائیں اور اذکار نفل نمازیں اور روزے،نفل،حج بیت اللہ شریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف۔

(۸)......اسے چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے جیسے خندہ پیشانی،سلام کو عام کرنا،لوگوں کو کھانا کھلانا،غصہ کو پی جانا،اپنی طرف سے کسی کو تکلیف نہ دینا اور اگر کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اسے برداشت کرلینا،جب کسی ایسے شخص کو دیکھے جو اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھتا یا صحیح وضو نہیں کرتا تو اسے نرمی اور شفقت سے سمجھائے۔

(۹)......اپنے باطن کو اچھے اخلاق سے مزین کرے اور برے اخلاق سے پاک صاف رکھے۔

برے اخلاق میں سے چند یہ ہیں:

کینہ،حسد،سرکشی،ذاتی وجوہات کی بناء پر غصہ ہونا،دھوکہ دہی،تکبر،دکھلاوا،خود پسندی،شہرت پسندی، بخل،خباثت نفس،حق بات ٹھکرا دینا،لالچ اور دیگر ایسے کئی برے اخلاق۔

اچھے اخلاق میں سے چند یہ ہیں:

ہمیشہ توبہ کرنا،اخلاص،اللہ تعالیٰ پر یقین،توکل،صبر،رضا،قناعت،تفویض،زہد،حسنِ ظن،شکر،مخلوق پر شفقت۔

ان سب اخلاق کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی محبت ہے جو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی مل سکتی ہے۔

(۱۰)......استاد کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ خوب محنت سے اپنی عبادات، وظائف وغیرہ ادا کرتا رہے اور اپنے مطالعہ غور وفکر، حفظ، تصنیف اور بحث ومباحثہ میں اضافے کے لیے کوشش کرتا رہے۔

اپنی عمر عزیز کا کوئی حصہ ضائع نہ کرے اور جو دنیاوی ضروریات ہیں۔ان کے حصول کے بعد جتنا بھی وقت ملے اس کو مفید کاموں میں لگائے کیونکہ مومن کی عمر ایسی چیز ہے، جس کی قیمت نہیں لگائی جاسکتی۔

البتہ اپنی جان پر طاقت سے زیادہ بوجھ بھی نہ ڈالے کہ بالآخر اکتا کر اور تنگ آ کر مفید کاموں سے ہی پیچھے رہ جائے ۔اس سلسلے میں اعتدال کو اختیار کرنا چاہیے اور ہر شخص اپنے حالات سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

(۱۱)......استاد کو چاہیے کہ جو کچھ وہ نہیں جانتا اس کو حاصل کرنے میں شرم سے کام نہ لے خواہ ایسے شخص سے ہی استفادہ کرنا پڑے جو اس سے منصب، نسب یا عمر کے اعتبار سے کم ہو۔حکمت کی بات تو مومن کی گمشدہ دولت ہے، اسے جہاں سے بھی ملے وہ لے لیتا ہے۔

(۱۲)......اپنے اندر کمال اور اہلیت پیدا کرنے کے بعد تصنیف وتالیف میں بھی مشغول رہے۔اور اپنی تصنیف کردہ کتاب کو تب تک عام نہ کرے جب تک اس پر اچھی طرح نظر ثانی نہ کر لے۔

(2)... دوسرے نمبر پر اساتذہ کیلئے وہ آداب ہیں جن کا تعلق ان کے درس سے ہے۔

یہ آداب بھی کل بارہ ہیں:

(۱)...... جب مجلس درس میں جانے کا ارادہ ہو تو پہلے خوب پاکی حاصل کرے، صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرے اور اس میں استاد کی نیت علم کی تعظیم اور شریعت کے احترام کی ہونی چاہیے، پھر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعات نمازِ استخارہ پڑھے، اور اپنی نیت کو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے اور علم میں اضافہ وغیرہ پر مرکوز رکھے۔

(۲)......جب گھر سے نکلے تو وہ دعا پڑھ لے جو صحیح احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

اللّٰھم انی اعوذبک ان اضل او اضل او ازل او ازل اظلم او اظلم و اواجھل او یجھل علق، عز جارک و جل ثناءک و لا الہ غیرک

پھر یہ پڑھے:......بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ جِنَانِیْ وَاَدَاءِ الْحَقِّ عَلٰی لِسَانِیْ۔

مجلسِ درس میں پہنچنے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔جب وہاں پہنچے تو حاضرین کو سلام کرے اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے خوب توفیق اور مدد مانگے۔مجلس میں اگر ممکن ہو سکے تو قبلہ رخ

بیٹھے۔ وقار اور تواضع اپنائے رکھے پھر خواہ چار زانو بیٹھے یا کسی بھی ایسے طریقے سے بیٹھے جو ناپسندیدہ نہ ہو۔ بغیر کسی عذر کے اپنے پاؤں نہ پھیلائے اور نہ ہی اپنے دائیں بائیں یا پیچھے ٹیک لگائے۔ اپنے جسم کو بلاوجہ حرکات سے بچائے۔ اپنے ہاتھوں کو بے کار مصروفیت اور آپس میں انگلیاں پھنسا لینے سے بچائے، بغیر ضرورت کے بار بار ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ زیادہ مذاق اور ہنسنے سے پرہیز کرے۔ سخت بھوک یا پیاس غم اور غصہ، نیند یا کسی بھی تکلیف دہ حالت میں سبق نہ پڑھائے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ایسی حالت میں غلط جواب یا غلط فتویٰ دے بیٹھے۔

(۳)......مجلس درس میں ایسے بیٹھے کہ سب کو نظر آئے۔ جو لوگ علم، عمر یا اعزاز کے اعتبار سے بڑے ہوں ان کی تعظیم کرے اور باقی لوگوں کے ساتھ بھی احترام سے پیش آئے۔ سب لوگوں کی طرف اعتدال سے متوجہ رہے البتہ جب کسی کو کوئی خاص بات کہنی ہو یا اس سے سوال جواب کرنا ہو تو پھر اسی کی طرف متوجہ رہے اور متکبرین کے طور طریقوں سے بچے۔

(۴)......سبق شروع کرنے سے پہلے تبرک کے طور پر کچھ قرآن مجید پڑھ لے اور اس کے بعد اپنے لیے حاضرین کے لیے اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرے۔ البتہ اگر مدرسہ میں کوئی اور ضابطہ ہو تو پھر اس کی پابندی کرے۔ پھر ”اعوذ باللہ“ اور ”بسم اللہ“ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے بات شروع کرے۔

(۵)......جب کئی سبق پڑھانے ہوں تو ان میں ترتیب کا لحاظ رکھے۔ پہلے تفسیر قرآن پھر حدیث پھر اصول دین پھر اصول فقہ، پھر فقہی مذاہب اور پھر اختلافی مسائل پڑھائے۔ بعض علماء کرام اپنے سبق کو ایسی نصیحتوں پر ختم فرماتے تھے جو حاضرین کو فائدہ دیں۔ اس بارے میں بھی اگر مدرسے کا ضابطہ مختلف ہو تو اس کی پیروی کرے۔ سبق میں جو بات مسلسل ہو اس کو ایک ساتھ ہی بیان کرے۔ اور جہاں وقف کرنا مناسب ہو وہاں ہی بات کو منقطع کرے۔

اپنے سبق میں دین کے بارے میں کوئی شبہ اس طرح نہ ذکر کرے کہ اس کے جواب کو مؤخر کر دے۔ خاص طور پر جب سبق میں عوام اور خواص سب قسم کے لوگ ہوں۔ کیونکہ اس سے بڑی خرابی پیش آسکتی ہے۔ سبق میں نہ تو زیادہ طوالت سے کام لے جس سے حاضرین اکتا جائیں اور نہ ہی اتنا اختصار کرے کہ بات سمجھنا مشکل ہو جائے، جس مقام پر جیسے ضرورت اور مصلحت ہو اتنی ہی گفتگو کرے۔

(۶)......استاد کو چاہیے کہ وہ اپنی آواز کو نہ تو ضرورت سے زائد بلند کرے اور نہ ہی اتنا آہستہ آواز سے بولے کہ جس سے سامعین صحیح فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ بہتر یہ ہے کہ استاد کی آواز مجلس درس سے باہر بھی نہ جائے اور حاضرین کو سننے میں مشکل بھی پیش نہ آئے۔ استاد کو چاہیے کہ پوری بات شروع سے آخر تک ایک ساتھ ہی نہ کہہ ڈالے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر

ترتیب سے باتوں کے درمیان واقفہ کر کے کہے تاکہ وہ خود بھی اور سامعین بھی اس بات پر غور کر سکیں۔
جب کہ مسئلہ کو بیان کرنے سے فارغ ہو تو معمولی سی خاموشی اختیار کرے تاکہ اگر کسی نے کوئی بات پوچھنی ہو تو پوچھے۔
(۷)......استاد کو چاہیے کہ مجلس درس کو لغو باتوں سے بچائے رکھے۔اسی طرح مجلس میں شور شرابے اور مختلف ابحاث ایک ساتھ شروع کر دینے سے بچے۔ایسے مواقع پیش آنے سے پہلے ہی نرمی سے ان کو روک دے۔حاضرین کو اس بات کی نصیحت کرتا رہے کہ حق بات ظاہر ہو جانے کے بعد خواہ مخواہ بحث کرنا انتہائی ناپسندیدہ ہے۔
(۸)......استاد کو چاہیے کہ جو شخص بحث میں حدود سے تجاوز کرے یا جھگڑے پر آمادہ ہو یا بے ادبی سے پیش آئے یا بغیر فائدے کے بلند آواز سے بولے یا اپنے سے بڑوں کی بے ادبی کرے، یا حاضرین میں سے کسی کا مذاق اڑائے اور مجلس کے ماحول کو خراب کرے تو اسے سلیقے سے ڈانٹ ڈپٹ کرے، البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ اس تنبیہ سے کوئی ایسی خرابی نہ پیش آجائے جو پہلے سے زیادہ بڑی ہو۔یہ بھی مناسب ہے کہ درسگاہ میں ایک سمجھدار نگران ہو جو حاضرین کو ترتیب سے بٹھائے۔سونے والے کو جگائے اور سب کی توجہ درس کی طرف کرواتا رہے۔
(۹)......استاد کو اپنی بحث اور سبق میں انصاف کا دامن پکڑے رکھنا چاہیے اور اگر کوئی چھوٹا بھی سوال کرے تو اس کو جواب دینے سے احتراز نہ کرے۔اگر سائل اپنی بات پوری طرح نہ کہہ سکتا ہو تو پہلے حاضرین کو اس کا سوال سمجھا دے اور پھر خود یا کسی دوسرے سے اس کا مناسب جواب بیان کروا دے۔
جب استاد سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جو اسے معلوم نہ ہو تو صاف کہہ دے کہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ ''لا اعلم'' اور ''لا ادری'' کہنا بھی علم کا حصہ ہے اور اس سے استاد کی عزت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔اس سے استاد کی شان میں کوئی کمی نہیں آتی جیسا کہ بعض جاہل لوگ سمجھتے ہیں۔
(۱۰)......مجلس درس میں کوئی اجنبی طالبعلم آجائے تو خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کرے اور اس کو اس طرح نہ گھورے کہ وہ اپنی اجنبیت کی وجہ سے استفادہ سے محروم ہو جائے۔کہیں اگر ضرورت محسوس کرے تو پورے مسئلے کو دوبارہ بھی بیان کر سکتا ہے۔یا اس کا خلاصہ بیان کر دے۔
مجلس درس کا وقت مقرر کرنے میں طلباء کرام کی رعایت کرے اور ان کو ایسے وقت جمع ہونے پر مجبور نہ کرے کہ جس سے ان کیلئے سخت مشکل پیش آئے یا وہ درس میں یکسوئی سے محروم ہو جائیں۔
(۱۱)......سبق کے اختتام پر کوئی ایسا جملہ کہہ دے جس سے حاضرین کو سبق ختم ہونے کا واضح طور پر پتہ چل جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی نیت سے ''وَاللّٰہُ اَعْلَمُ'' بھی کہہ دے۔استاذ کو چاہیے کہ وہ حاضرین کے اٹھنے کے بعد رخصت ہو، تاکہ اگر کسی نے کوئی سوال علیحدگی میں پوچھنا ہو تو وہ بھی پوچھ سکے۔جب مجلس کے اختتام پر اٹھے تو یہ

مسنون دعا پڑھ لینا بھی مستحب ہے:

"سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡکَ۔

(۱۲)......کبھی بھی وہ سبق نہ پڑھائیں جس کا وہ اہل نہ ہو اور اس کے بارے میں نہ جانتا ہو، چونکہ اس میں دین کی سخت تحقیر ہے۔

(۳)... تیسرے قسم کے آداب وہ ہیں جن کا استاد کو اپنے طلباء کرام کے بارے میں خیال رکھنا چاہیے۔

یہ کل چودہ / ۱۴ آداب ہیں:

(۱)......طلباء کی تعلیم سے استاد کی نیت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا، علم کی نشر و اشاعت، احیاء دین، اظہار حق اور ابطالِ باطل کی ہونی چاہیے اور یہ ارادہ ہو کہ علماء کرام کی کثرت سے امت میں خیر رہے گی اور ان کے ثواب میں اور دعاؤں میں میرا بھی حصہ ہوگا۔ اسی طرح علم کا وہ مبارک سلسلہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا ہے اس میں، میں بھی شامل ہو جاؤں گا۔

(۲)......استاذ کو چاہیے کہ وہ طلباء کرام کو آہستہ آہستہ حسن نیت پر ابھارتا رہے، لیکن کسی طالبعلم کو صرف اس وجہ سے علم سے محروم نہ کرے کہ اس کی نیت درست نہیں ہے۔ کیونکہ علم کی برکت سے امید ہے کہ اس کی نیت بھی اچھی ہو جائے گی۔

(۳)......اپنے طلباء کرام کو علم اور علماء کے فضائل اور ان کو ملنے والے انعامات یاد دلاتا رہے اور وارثِ پیغمبر ہونے کا عظیم منصب بھی انہیں بتاتا رہے تاکہ انہیں تحصیل علم میں ذوق و شوق حاصل ہو اور اس راستے میں آنے والی تکالیف کا وہ سامنا کر سکیں۔

(۴)......استاد کو چاہیے کہ وہ اپنے طالبعلم کیلئے وہی بات پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس بات کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے اس کو طالبعلم کیلئے بھی ناپسند کرے۔

اپنے طلباء کرام کے مصالح کا خیال رکھے اور اپنی اولاد کی طرح ان سے شفقت کا برتاؤ کرے۔ اور ان کی غلطیوں سے صبر کا معاملہ کرے۔ جو طالبعلم ذہین ہوں ان کی تربیت کیلئے اشارہ اور کنائے سے کام لے لیکن جو طالبعلم اس سے نہ سمجھے تو اس کو وضاحت سے تربیتی امور سمجھائے۔

(۵)......اپنے شاگرد کے سامنے علمی بات کو ایسا پیش کرے کہ وہ آسانی سے اسے سمجھ سکے اور سیکھ سکے۔ طالبعلم جس علم کا اہل ہو تو اس کے سکھانے میں بخل سے کام نہ لے ورنہ اس کا دل ٹوٹ جائے گا اور وہ استفادہ سے محروم ہو جائے گا۔ جو طالبعلم کسی علم کا اہل نہ ہو تو وہ اسے ہرگز نہ سکھائے۔ بلکہ اسے ایسے امور کی طرف متوجہ کرے جس کے ذریعے

وہ رفتہ رفتہ اس علم کے حصول کا اہل بن جائے۔

(۶)......طلباء کو تعلیم دینے میں خوب محنت سے کام لے لیکن اتنی بار اپنی بات کو نہ دھرائے کہ وہ بوجھ بن جائے۔ پہلے مسئلہ کی صورت اور عملی شکل کو بیان کرے پھر مثالوں سے اس کو واضح کرے۔ جو طالبعلم دلائل سمجھنے کا اہل ہو اس کے سامنے مسائل کا مأخذ اور دلائل بھی بیان کرے۔ ورنہ صرف مسئلہ کو بیان کرنے پر اکتفاء کرے۔ اختلافی مسائل کو بیان کرتے وقت علماء میں سے کسی کی تنقیص کرنے سے بچے۔ سبق میں جہاں تصریح کی ضرورت ہو وہاں بات کو خوب واضح کرے اور جہاں اشارہ و کنایہ مفید و مناسب ہو تو اسے استعمال کرے۔

(۷)......جب استاد درس مکمل کر چکے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ طلبہ کے امتحان کی غرض سے ان سے مختلف سوالات پوچھے۔ استاد کو جب تک یہ یقین نہ ہو کہ طالبعلم بات سمجھ گیا ہے تب تک اس سے یہ نہ پوچھے کہ ''تم سمجھ گئے ہو''؟ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ شرم کی وجہ سے ''ہاں'' میں جواب دے دے۔ حالانکہ وہ بات صحیح طرح سمجھا نہ ہو۔

استاد کو چاہیے کہ وہ اپنے طلبہ کو سبق میں پابندی سے شرکت کا حکم دے اور سبق کے بعد ان کو باہمی طور پر سبق کے تکرار کا بھی حکم دے تاکہ مسائل ان کے ذہن نشین ہو جائیں اور وہ خود بھی ان پر غور و فکر کر سکیں۔

(۸)......استاد کو چاہیے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے طلبہ سے گزشتہ اسباق بھی سنتا رہے اور ان کے حافظے کا امتحان لیتا رہے۔ جو طالبعلم امتحان میں صحیح جواب دے اور اس سے خود پسندی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اس کی خوب حوصلہ افزائی کرے تاکہ وہ مزید محنت کر سکے۔ ایسا طالبعلم کہ امتحان سے اس کی کوتاہی ثابت ہو جائے تو اس پر صرف اتنی سختی کرے جس سے اس کو تحصیل علم میں نشاط حاصل ہو جائے اور وہ راہ راست پر آ جائے۔

(۹)......اگر استاذ طالبعلم کو دیکھے کہ وہ اپنی ہمت سے بہت زیادہ بڑھ کر کام کر رہا ہے تو اس کو ضرور سمجھائے کہ اس سے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر استاذ، طالبعلم میں اکتاہٹ، سستی یا بلاوجہ تھکاوٹ دیکھے تو بھی اس کو نصیحت کرے۔ طالبعلم کو کبھی ایسی کتاب یا ایسا سبق پڑھنے کا مشورہ نہ دے جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ اس لیے مبتدی طلبہ کو ہر فن کی آسان ترین کتاب پڑھائے۔ البتہ جب اس میں قابلیت پیدا ہو جائے تو پھر اس کے مناسبِ حال کتاب تجویز کرے۔

(۱۰)...... ہر فن کے ایسے اصول جو ہمیشہ کام آتے ہیں، ان کو طلبہ کو سامنے ضرور بیان کرے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ میں اہم شخصیات اور دیگر اہل علم میں سے معروف حضرات کے نام اور حالات طلبہ کو سکھائے۔ استاد کو چاہیے کہ اگر کسی طالبعلم کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھے یا اس کے فضائل میں ترقی دیکھے تو اس کا راستہ نہ روکے کیونکہ شاگردوں کے فضائل کا دنیاوی اور اخروی فائدہ استاد ہی کو ملتا ہے۔

(۱۱)......استاذ کو چاہیے کہ جو طالبعلم صفات میں برابر ہوں ان میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح نہ دے ورنہ دیگر طلبہ اس سے وحشت کھانے لگیں گے۔ البتہ اگر کسی سے کوئی امتیازی برتاؤ کرنا ہو تو اس کی وجوہات سب کے سامنے بیان کر دے تا کہ سب کے دل آپس میں اور استاد کے ساتھ بھی جڑے رہیں۔

(۱۲)......طلبہ کے حالات کی نگرانی کرنا استاذ کی ذمہ داری ہے۔ جو طالبعلم کسی بد عملی یا بے ادبی کا شکار ہو تو ابتداء میں استاد کو چاہیے کہ وہ اسے متعین کیے بغیر سب کے سامنے نصیحت کرے۔ اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو اسے تنہائی میں بلا کر سمجھائے، پھر بھی اگر وہ باز نہ آئے تو اعلانیہ اس پر نکیر کرے اور اس کو سخت الفاظ میں سمجھائے، تا کہ وہ اپنی بری عادات سے باز آ جائے، اگر وہ پھر بھی باز نہیں آتا تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ استاد اسے حلقۂ درس سے نکال دے۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ جب یہ ڈر ہو کہ دوسرے طلبہ بھی برائیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ استاذ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو آپس میں بھی حسنِ سلوک کے ساتھ رہنے کے طریقے سمجھائے اور ان کی کڑی نگرانی کرے۔

(۱۳)......استاذ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی مصلحتوں کو پورا کرنے میں اپنی جاہ و مال میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس میں کمی نہ کرے۔ جب عام مسلمان کی مدد کرنے کے بے شمار فضائل ہیں تو علم حاصل کرنے میں تعاون کی نیت سے کسی کی مدد کرنا تو بہترین عبادت ہے۔ جب کوئی طالبعلم مجلس درس سے غائب ہو تو اس کے بارے میں ضرور پوچھے، اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، اگر اسے کوئی اور ضرورت درپیش ہو تو جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرے۔

استاذ کو چاہیے کہ اپنے طلبہ کیلئے خوب دعائیں بھی مانگے تا کہ وہ اس کیلئے ذخیرۂ آخرت ثابت ہوں۔

(۱۴)......استاد کو چاہیے کہ وہ طالبعلم بلکہ دینی راہنمائی حاصل کرنے والے ہر شخص کے ساتھ انتہائی مہربانی اور تواضع کا معاملہ کرے، بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور استاد کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو۔

استاذ کو چاہیے کہ حاضرین کو صرف ایسے نام اور کنیت سے پکارے جو انہیں اچھے لگتے ہوں، جب طلبہ آئیں تو ان کا استقبال کرے اور ان کے آنے پر اپنی خوشی کا اظہار کرے۔ یہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے۔

☆......☆......☆

مقالات ومضامین

درسیات میں عصریت کا ذائقہ

عبدالوہاب سلطان دِیروی

استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

کسی بھی فن پر قدامت کی کلاسیکی مہک میں رچی بسی کتابوں کا اپنا لطف ہوتا ہے، اس کا انکار بد ذوقی کی انتہا ہوگی، مگر کسی فن کے قدیم مآخذ کے ساتھ ایسا ہمہ وقتی لگاؤ جو ''عصریت'' کی دمک سے بے بہرہ ہو، اور محض اس کے تاریخی دور افتادہ قسم کے مباحث پر منحصر ہو، یا عصر حاضر کے ''زندہ'' مسائل کے لیے متعلق/Relevant نہ ہو، شاید مہذب لفظوں میں ایک قابل تحسین ''علمی عیاشی'' کا سامان تو بہم پہنچائے، اس سے زیادہ اس کو کوئی وزن دینا مشکل معلوم ہوتا ہے، (درس وتدریس کے حلقے اس کلیہ سے ضرور مستثنیٰ ہو سکتے ہیں، جہاں فن کے قدیم مآخذ کو تعلیمی اور تربیتی تدریج کے تقاضوں کے تحت مرحلہ وار اور بار بار پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے)۔ مثال کے طور پر علم کلام کے قدیم کلامی مباحث کو درسا پڑھنا شریعت کے فہم کے لئے ناگزیر ہے، لیکن اگر انہی مفروغ عنہ قدیم مباحث کو زندگی بھر کا مشغلہ بنایا جائے، لیکن اس کے ذریعے عصر حاضر کے الحادی افکار یا شبہات کے سنجیدہ علمی رد کا کام نہ لیا جائے تو یہ مشغلہ اپنی علمی حیثیت میں قابلِ تحسین ہونے کے باوجود شاید ایک قسم کی مستحسن علمی عیاشی کے مترادف قرار پائے۔ ہمارے دیارِ شمال کے بعض علاقوں میں سالہا سال بعض طلبہ نحو وصرف، منطق وفلسفہ کی قدیم کتب کے متون وحواشی کے سمندر میں ''غرقاب'' رہتے ہیں، تشحیذِ اذہان اور علمی رسوخ کے لئے ان کتب کی افادیت کی ایک دنیا معترف ہے، لیکن جب انہی فنون کے وابستگان کا ان فنون کی عملی تطبیقات یا عصری تقاضوں کے ریگستان سے واسطہ پڑتا ہے تو بعض اوقات اس شعر کا مصداق بن جاتے ہیں:

کالعیر فی البیداء یقتله الظما　　والماء فوق ظهرها محمول

(ریگستان میں اس اونٹ کی طرح، جو پیاس سے مر رہا ہو، حالانکہ اس کی پیٹھ پر پانی لدا ہوا ہو)

درسیات کے مطالعہ میں کلاسیکی رچاؤ تو فطری طور پر ہوتا ہی ہے، اس کے ساتھ عصریت کا بھی ذائقہ شامل کیا جائے تو درسی مطالعہ کی معنویت بڑھ جاتی ہے۔ اس مقصد کے لیے درس نظامی کے مختلف فنون کے ساتھ اس کی متعلقہ جدید اسالیب کی کتابیں بھی کم از کم مطالعہ کی حد تک پیش نظر رہنی چاہئیں۔ یہ کتب سینئر اساتذہ کرام بہتر تجویز کر سکتے ہیں، یہاں طالبعلمانہ دانست میں بطورِ مثال چند کتابیں ذکر کی جاتی ہیں: علم صرف کے لئے ثانیہ میں الصرف الکافی کے

اضافی مباحث۔ ہدایۃ النحو کے ساتھ انطا کی کی ''الاعراب''، غلائینی کی جامع الدروس کے صرف متعلقہ مباحث کا مطالعہ، کافیہ کے ساتھ ابن ہشام کی شرح قطر الندی یا شرح ابن عقیل، شرح جامی کے ساتھ النحو الوافی کے متعلقہ مظان کا مطالعہ، خصوصا اس کی عصری مثالوں اور تطبیقات سے استفادہ۔ منطق کے لئے ثانیہ میں تفہیم المنطق، شرح تہذیب کے ساتھ میدانی کی ''ضوابط المعرفۃ''، نیز المغالطات المنطقیہ اور اردو میں ''اساس المنطق'' وغیرہ اصول فقہ میں اصول الشاشی کے ساتھ عبدالکریم زیدان کی اصول الفقہ، نور الانوار کے ساتھ زحیلی کی اصول الفقہ الاسلامی (دو جلدوں والی)، توضیح کے ساتھ محلاوی کی تسہیل الاصول الی علم الاصول اور بقدر ضرورت ''المہذب فی اصول الفقہ المقارن'' کا چیدہ چیدہ مطالعہ برائے ذائقہ۔ شرح عقائد کے ساتھ، شیخ حسن شافعی کی ''المدخل الی علم الکلام'' جیسی کتابیں۔ اصول حدیث میں شرح النخبہ کے ساتھ ابتداء میں شیخ عبدالمالک کی ''المدخل الی علوم الحدیث''، سباعی کی ''السنۃ ومکانتہا''، یا شیخ نور الدین عتر کی ''منہج النقد فی علوم الحدیث'' (اس موضوع پر تخصص کا ارادہ رکھنے والے آگے جا کر متعلقہ اہل فن سے مزید رہنمائی لے سکتے ہیں)۔ سابعہ کی تعطیلات کلاس کے دوران اعلاء السنن یا فتح الملہم کا مقدمہ۔ (یہ دونوں مقدمے مستقلا بھی طبع ہو چکے ہیں) دونوں سے قبل اردو میں درس ترمذی کے مقدمے کا مطالعہ ۔۔ حدیثی مباحث کے لئے ''تکملہ فتح الملہم'' کے طرز پر فکری اور فقہی امتزاج کا حامل مطالعہ۔ فقہ میں قدوری و کنز میں نفس کتاب کے مسائل کی صورت مسئلہ اور علت کا فہم سب سے مقدم ہوتا ہے، ہدایہ کے ساتھ ابتدائی جلدوں میں زحیلی کی ''الفقہ الاسلامی وادلتہ'' (دلائل کی ترجیحات میں البتہ اپنے اہل افتاء اساتذہ کرام سے رہنمائی ضروری ہے)، نکاح ہدایہ کے ساتھ شیخ ابوزہرہ کی فقہ الاحوال الشخصیہ وغیرہ، باقی جلدوں کے لئے حضرت شیخ الاسلام صاحب کی ''فقہ البیوع'' کے متعلقہ حصے۔ علوم القرآن پر آپ کے ''علوم القرآن'' میں مستشرقین کے اعتراضات اور ان کے علمی جوابات کا مطالعہ۔ علم بلاغت میں دروس البلاغہ کے ساتھ البلاغۃ الواضحہ، اور مختصر المعانی کے ساتھ احمد ہاشمی کی جواہر البلاغہ، (خصوصا اس کے تمارین اور تطبیقی مثالیں)، اور اگر مقامات حریری کے کسی منتخب مقامہ یا قرآن کریم کی کسی سورت کے مخصوص رکوع میں کسی خاص بلاغی صنعت کا اجراء کرایا جائے یا اس پر تین چار مہینے میں ایک مقالہ تحریر کرایا جائے تو نور علی نور۔ البتہ دو باتیں بعض آزمودہ کاروں سے سیکھی اور برتی ہیں: کسی کتاب کے استیعاب کا غم نہیں پالنا چاہئے، درسی مقصد کے لئے بقدر ضرورت متعلقہ زیر درس مقام کو متعلقہ مظان کے ساتھ ملا کر پڑھ لینا کافی ہوگا۔ نیز معاصر مؤلفین کی ذاتی ترجیحات کو من وعن قبول کرنے کے بجائے اپنے اہل فن/ اہل افتاء اساتذہ کرام کی رہنمائی میں ہی انہیں سمجھ لینا بہتر ہوگا ۔ یہ کوئی ماہرانہ رائے نہیں، طالب علمانہ افتاد میں مذاکرہ کے طور پر کچھ نام ذکر کئے گئے ہیں۔ سینئر اور بزرگ اساتذہ کرام بلاشبہ اس سے بہتر اور جامع رہنمائی فرما سکتے ہیں۔

مقالات ومضامین

اصلاحِ معاملات کی ضرورت واہمیت

مفتی محمد طارق محمود
مدرس ومعین مفتی جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ہمارے دینِ اسلام کے پانچ بنیادی شعبے ہیں: ایمانیات، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور معاشرات۔ پہلے دو شعبوں کی طرف عام طور پر کچھ توجہ ہوتی ہے، لیکن آخری تینوں شعبوں کا عوام تو کجا، خواص کو بھی کما حقہ اہتمام نہیں الا ماشاء اللہ۔ چنانچہ دین کے اس بنیادی شعبے کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے زیرِ نظر مضمون میں اس کا بنیادی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ذیلی موضوعات کچھ یوں ہیں:

۱: معاملات سے کیا مراد ہے؟ ۲: معاملات کی درستگی کے بارے میں کچھ آیات واحادیث ۳: خلاف شرع معاملات کے دنیاوی اور اخروی نقصانات ۴: اسلام کے مالیاتی قانون کے بنیادی اصول ۵: معاملات کی اصلاح کا طریقہ اور تدابیر ۶: افضل ترین پیشہ کونسا ہے؟ ۷: اصلاحِ معاملات اور اشاعتِ اسلام

۱- معاملات سے کیا مرادہ ہے؟

کوئی انسان اپنی ساری مالی ضروریات اکیلے پوری نہیں کرسکتا۔ معاشرے میں رہتے ہوئے افراد کو اپنی ضرورت اور فائدے کے تحت دوسروں سے لین دین کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس لین دین کے بغیر عالم کی بقا نہیں۔ اسلامی ماہرین قانون فرماتے ہیں: **ولشرعية المعاملات البقاء المقدر أی للعالم**۔ یعنی معاملات کے احکام کا سبب اللہ تعالیٰ کا عالم کو باقی رکھنے کا ارادہ ہے، کہ افراد باہمی لین دین کر کے اپنی حاجات پوری کریں اور نظام عالم قائم رہے۔ (توضیح تلویح: ۲/ ۲۸۵، ۲۸۸) حقوق العباد کی چار بنیادی قسمیں ہیں۔ دوسرے کی جان، مال، عزت اور دین کی حفاظت کرنا۔ مالی لین دین میں کسی پر ذرہ بھر ظلم نہ ہو اور عین عدل کے ساتھ معاملات ہوں۔ معاملات سے متعلق اسلامی قانون کا مقصد اسی ظلم کا خاتمہ ہے۔

معاملات ومعاشرات کے سارے احکام کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی سے کسی کو ایذاء وضرر نہ ہو، خواہ جانی ہو یا مالی۔ اس کا لحاظ شریعت میں کمال درجہ پر کیا گیا ہے۔ (خطبات حکیم الامت: ۱۲/ ۱۷۳) عبادات سے مراد

وہ کام ہیں جن کا مقصود اصلی اللہ تعالی کا قرب اور آخرت کا ثواب ہے۔مثلا نماز، روزہ، زکاۃ، حج، عمرہ وغیرہ۔ اور معاملات سے مراد وہ کام ہیں جن کا مقصود اصلی بندوں کا دنیاوی فائدہ ہے۔مثلا خرید وفروخت، کرایہ داری، ملازمت، گروی، قرض، ہبہ وغیرہ۔(مأخذہ: شامی: ۴/ ۵۰۰) معاملات کے لیے مغربی قانون میں سول لا/ دیوانی قانون کی اصطلاح ہے،تاہم اسلام میں معاملات کا دائرہ مغرب کے سول لا سے بہت وسیع ہے۔(علم اصول فقہ ایک تعارف:ص ۱۴، ۱۵)

۲- معاملات کی درستگی کے بارے میں کچھ آیات واحادیث:

قرآن وحدیث میں بالکل واضح ارشادات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگی کا یہ شعبہ بھی دین کے دائرے میں داخل ہے۔ہم مال کمانے اور خرچ کرنے میں آزادنہیں بلکہ شریعت کے حکم کے پابند ہیں۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **یاایھاالذین آمنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم۔** (نساء :۲۹) اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق (یعنی ناجائز) طور پر مت کھاؤ (برتو) لیکن (جائز طور پر مثلا) کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے واقع ہو (بشرطیکہ اسمیں اور بھی سب شرائط شرعیہ ہوں) تو مضائقہ نہیں۔(بیان القرآن :۱/ ۱۶۴ بتسہیل، نہی از تصرف غیر مشروع در نفس یا مال کسے) یہاں ناحق مال کھانے سے روکا گیا ہے ،اس میں خلاف شرع مالی معاملات کی سب صورتیں شامل ہیں۔(دیکھیے: تفسیر ابن کثیر :۲/ ۲۳۴، ۲۳۵،تفسیر مظہری :۲/ ۸۷،روح المعانی :۳/ ۱۶) یعنی یہاں اکل بالباطل اور تجارت دونوں میں خاص بول کر عام مراد ہے بطور مجاز مرسل ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لاتزول قدما عبد یوم القیامۃ حتی یسأل عن عمرہ فیما أفناہ و عن علمہ فیم فعل و عن مالہ من أین اکتسبہ و فیم أنفقہ و عن جسمہ فیم أبلاہ۔** (سنن ترمذی: ۲۴۱۷، حسن صحیح) آدمی کے قدم قیامت کے دن ہٹ نہیں سکیں گے جب تک اس سے عمر کے بارے میں نہ پوچھا جائے کس کام میں ختم کی،اور اس کے علم کے بارے میں کیا عمل کیا،اور اس کے مال کے بارے میں کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہاں کھپایا؟ اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کے امتحان میں پانچ میں سے دو سوالات مالی معاملات سے متعلق ہیں!.

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **ویل للمطففین** (مطففین :۱) بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔(بیان القرآن :۳/ ۷ ۲۱۴) یہ آیت خرید وفروخت سے متعلق ہے،لیکن علت کے مشترک ہونے کی وجہ سے سب معاملات کا حکم یہی ہے کہ دوسرے کے حق میں کمی کرنا باعث ہلاکت ہے۔(ملفوظات حکیم الامت : ۲۹/ ۱۲۱ بتسہیل) مثلا

اگر ملازم طے شدہ وقت یا کام پورا نہیں کرتا تو اس وعید میں داخل ہے اور اگر کام لینے والا اس کی اجرت پوری نہیں دیتا تو وہ بھی اس وعید میں داخل ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **یاایھاالرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا**۔ (مومنون: ۵۱) اے رسولو! کھاؤ ستھری چیزیں اور کام کرو بھلا۔ (یعنی سب رسولوں کے دین میں یہی ایک حکم ہے کہ حلال کھانا حلال راہ سے کما کر اور نیک کام کرنا)۔ (موضح قرآن: ص ۴۴۷) اس سے واضح ہوا کہ حلال کمائی کو نیک اعمال میں بڑا دخل ہے۔

۳- خلاف شرع معاملات کے دنیاوی اور اخروی نقصانات:

اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی سے معاملے میں جو خرابی آتی ہے اس کے تین درجے ہیں: ا: معاملے کی حقیقت میں بگاڑ آئے۔ اس صورت میں معاملہ باطل ہوتا ہے، جیسے مردار بیچنا۔ ۲: معاملے کی صفت میں بگاڑ آئے۔ اس صورت میں معاملہ فاسد ہوتا ہے۔ جیسے غلط شرط لگا کر بیچنا مثلا یوں کہنا کہ میں نے تمھیں یہ چیز بیچی اس شرط پر کہ تم مجھے اتنا قرض بھی دو۔ ۳: خرابی معاملے کی حقیقت اور صفت سے خارج ہو۔ اس صورت میں معاملہ مکروہ ہوتا ہے۔ جیسے جمعہ کی اذان کے وقت بیچنا۔ (مأخذہ: شامی: ۶/ ۴۰۲، ۴۷۶)۔ پھر اس بگاڑ کی شدت اور خفت کے لحاظ سے آخرت میں سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ (دیکھیے: فتاوی دار العلوم دیوبند: ۱۵/ ۲۰۲، امداد الفتاوی: ۳/ ۳۳۵، ۳۳۶) اور دنیاوی احکام کے لحاظ سے ایسے خرابی والے معاملے کو ختم کر کے لین دین واپس کرنا اور توبہ کرنا دونوں ضروری ہوتے ہیں۔ (مأخذہ: شامی: ۵/ ۱۰۱، ۱۰۵) یہ ایک عام ضابطہ ہوا معاملات کے بارے میں۔ آگے نقصانات کی جزئی تفصیل ہے۔

ا: معاملات کے احکام پر عمل نہ کرنے سے بسا اوقات آدمی کی کمائی حلال نہیں رہتی۔ حالانکہ حلال کمانا ایک فریضہ ہے، اور فریضے کو چھوڑنا گناہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **کسب الحلال فریضة بعد الفریضة**۔ حلال مال طلب کرنا فرض ہے دوسرے فرض کے بعد۔ (المقاصد الحسنة للسخاوی: ۱/ ۵۰۵، له شواہد۔۔۔ بعضہا یوکدہ بعضا لاسیما وشواہد ہا کثیرة) مطلب یہ کہ جو فرض اسلام کے رکن ہیں جیسے نماز، روزہ وغیرہ، ان کے بعد حلال مال طلب کرنا بھی فرض ہے۔ اور یہ فرض اس شخص کے ذمے ہے جس کے پاس ضروری خرچ کے لیے مال موجود نہ ہو (بہشتی زیور مدلل: ص ۳۹۵ بتلخیص) امام بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں ایمان کا ۴۸واں شعبہ طلب حلال ذکر فرمایا ہے۔ ۲: حرام آمدنی والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال بکھرے ہیں، جسم غبار آلود ہے۔ وہ آسمان کی طرف دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا حرام ہے اور اس کا

لباس حرام ہے اور اسے حرام غذا ملی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟ (صحیح مسلم: ۱۰۱۵، مختصر) ۳: حرام مال سے کیا ہوا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ (مصدر سابق)۔ بلکہ حرام مال سے صدقہ کرنے میں کافر ہوجانے کا خطرہ ہے۔ (شامی: ۲/ ۲۹۲ بتلخیص) ۴: حرام مال سے آدمی جی نہیں بھرتا اور قیامت کے دن حرام آدمی کے خلاف گواہی دے گا۔ (صحیح بخاری: ۲۸۴۲، مختصر) ۵: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **انه لایدخل الجنة لحم نبت من سحت، النار اولی به**۔ (مسند احمد: ۱۴۴۴۱/ اسنادہ علی شرط مسلم) حرام مال سے پلا ہوا بدن جنت میں نہ جائے گا، آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ ۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو ایک بالشت زمین ناحق لے گا اسے قیامت کے دن اس زمین کا ساتوں زمینوں تک طوق پہنایا جائے گا۔ (صحیح بخاری: ۳۱۹۸، مختصر) ۷ - ۱۱: حرام غذا سے دین سے دوری، نورانیت کا خاتمہ، خواہشات کا غلبہ، نیکی میں کم ہمتی اور برے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ اور حلال غذا سے نورانیت، صحیح سمجھ، اللہ تعالی کی محبت، نیک خیالات، ہمت اور دل جمعی پیدا ہوتی ہے۔ (صفائی معاملات: ص ۶۴، معارف القرآن: ۱/ ۴۱۶ بتلخیص)

الغرض خلاف شرع معاملات کا سب سے بڑا نقصان آمدنی حرام ہونا اور گناہ ہونا ہے۔ اور موافق شرع معاملات کا نتیجہ حلال آمدنی اور نیکی کی توفیق ہے۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری (م ۱۳۸۱ھ) فرماتے ہیں: مسلمانوں کی موجودہ بے دینی میں ۸۰ فیصد حرام اور مشکوک مال کھانا پینا ہے۔ ۱۰ فیصد بے نمازوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیزوں کا کھانا ہے۔ اور باقی ۱۰ فیصد بے دینوں اور نااہلوں کی صحبت ہے۔ (ملفوظات مولانا احمد علی لاہوری: ص ۲۷ بتسہیل) امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) سے کہا گیا آپ زہد کے بارے میں کوئی کتاب کیوں نہیں لکھتے! تو فرمایا میں کتاب البیوع لکھ چکا ہوں۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ اس میں حلال وحرام معاملے لکھ چکا ہوں اور زہد کی حقیقت یہی ہے کہ حرام سے اجتناب ہو اور حلال کی رغبت ہو۔ (العنایۃ: ۷/ ۳، کتاب الکسب: ص ۲۰، مقدمہ شیخ عبد الفتاح ابو غدۃ) مالیاتی احکام پر پہلی باقاعدہ کتاب امام محمد کی یہی کتاب الکسب ہے۔ معاصر اصطلاح کے مطابق یہ کتاب اسلامی معاشیات کے موضوع پر ہے۔ (ماخذہ: کتاب الکسب: ص ۴۷ - ۴۹)

۴- اسلام کے مالیاتی قانون کے بنیادی اصول:

۱ - ۳: سچ بولنا، بات صاف کرنا، اور قسم پوری کرنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (خرید وفروخت کرنے والے) اگر سچ بولیں اور صاف بات کریں تو ان کے سودے میں برکت ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۰۷۹، مختصر) فقہائے کرام نے ضابطہ بیان فرمایا ہے کہ معاملے میں ایسی جہالت جس کی وجہ سے جھگڑا ہو اس سے معاملہ ناجائز ہوجاتا ہے۔ (شامی: ۴/ ۵۳۰) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاجر لوگ قیامت

کے دن گناہ گار اٹھائے جائیں گے سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرا اور قسم پوری کی اور سچ بولا ۔(سنن ترمذی :۱۲۱۰ حسن صحیح) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: سچا امانتدار تاجر انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔(سنن ترمذی:۱۲۰۹ حسن لانعرفہ الامن ہذاالوجہ)۔قال الحاکم: من مراسیل الحسن۔لکن لہ شواہد عند الدارقطنی وغیرہ۔(فیض القدیر:۳۳۹۲)(۴- ۶: جھوٹ، دھوکے اور جھوٹی قسم سے بچنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خرید وفروخت کرنے والے) اگر بات چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے کی برکت مٹا دی جاتی ہے۔(صحیح بخاری:۲۰۷۹ مختصر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں سے اللہ قیامت کے دن نہ بات کرے گا اور نہ انھیں دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک سزا ہے۔ان میں سے ایک، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا ہے۔(صحیح مسلم :۱۰۶ مختصر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر غلے کے ایک ڈھیر پر ہوا۔آپ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں ڈالا تو انگلیوں کو تری لگی۔آپ نے فرمایا: غلے والے یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ اس پر بارش پڑی ہے۔آپ نے فرمایا تو نے گیلا غلہ اوپر کیوں نہیں رکھا کہ لوگ اسے دیکھ لیں؟ من غش فلیس منی جس نے دھوکہ دیا/ملاوٹ کی وہ مجھ سے نہیں۔(صحیح مسلم : ۱۰۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غرر والے سودے سے منع فرمایا ہے۔(صحیح مسلم : ۱۵۱۳ مختصر) غرر سے مراد یہ ہے کہ ایسی جہالت ہو جس کی وجہ سے جھگڑا ہو یا ایسی چیز بیچے جس کو سپرد نہ کر سکے یا ایسی شرط لگائے جس کے ہونے نہ ہونے کا برابر امکان ہو یا لین دین کو آئندہ وقت کی طرف نسبت کرے۔(درس مسلم :۳۶/۲ بتسہیل) دھوکے کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ گاہک کے آنے پر کوئی جھوٹ موٹ بھاؤ کرنے لگے تاکہ اصل خریدار راضی ہوجائے ۔ اسے نجش کہتے ہیں۔حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔(صحیح بخاری: ۲۱۴۰ مختصر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دو (کاروباری) شریکوں کے ساتھ تیسرا ہوتا ہوں جب تک وہ ایک دوسرے سے خیانت نہ کریں۔جب ایک دوسرے سے خیانت کرتا ہے تو میں الگ ہو جاتا ہوں۔(سنن ابی داؤد: ۳۳۸۳ سکت عنہ ابوداود والمنذری/اسنادہ جید : البدر المنیر لابن الملقن :۲۱/۶، ۲۲۷ مستدرک حاکم :۲۳۲۲ صححہ الحاکم والذہبی) ۷ - ۹ : چوری ،غصب اور ڈکیتی سے بچنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: چوری کرنے اور لوٹنے کے وقت آدمی کا ایمان نہیں ہوتا۔(صحیح بخاری: ۶۷۷۲ مختصر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایک بالشت زمین ناحق لے گا اسے قیامت کے دن اس زمین کا ساتوں زمینوں تک طوق پہنایا جائے گا۔(صحیح بخاری: ۲۸۴۲ مختصر) ۱۰،۱۱: جوئے اور رشوت سے بچنا: جوئے کو قرآن مجید میں ناپاک شیطانی کام کہا گیا ہے۔(مائدہ:۹۰) جوئے سے مراد ایسا معاملہ جس میں دوسرے کا مال بھی مل جائے یا اپنا بھی ہاتھ سے جاتا رہے۔اس میں ایک کو سراسر نفع اور دوسرے کو سراسر

نقصان ہوتا ہے۔(مأخذہ: معارف القرآن: ۱/ ۵۳۲، ۵۳۴) مثلا یوں کہا کہ اگر میں دوڑ جیتا تو تم اتنے پیسے دو گے، اگر تم جیتے میں اتنے دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے۔(صحیح ابن حبان: ۵۰۷۷، سنن ترمذی: ۱۳۳۷/حسن صحیح) رشوت کی جامع تعریف جو تمام اقسام رشوت پر حاوی ہے یہ ہے کہ کسی غیر متقوم چیز کا عوض لینا۔(یعنی جو کام شریعت کی نظر میں قابل معاوضہ نہ ہو اس پر معاوضہ لینا)۔(ملفوظات حکیم لامت: ۲۴/ ۱۰۵، نیز دیکھیے حضرت تھانوی کا رسالہ: کشف الغشوۃ عن وجہ الرشوۃ)

۱۲: سود سے بچنا: قرآن مجید میں سودی لین دین کرنے والے کے خلاف اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ کیا گیا ہے۔(بقرۃ: ۲۷۹) سورہ آل عمران آیت ۱۳۱ میں سود لینے دینے پر مسلمانوں کو اس آگ سے ڈرایا گیا ہے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ یہ آیت سب سے زیادہ ڈرانے والی ہے۔(بیان القرآن: ۱/ ۳۳۴) کیونکہ مسلمانوں کو کافروں والی آگ سے ڈرایا گیا ہے۔سود سے متعلق قرآن مجید میں ۷ آیات ہیں۔(مسئلہ سود: ص ۶۶ بتلخیص) دور جاہلیت میں سود پر قرض کا لین دین ذاتی ضرورت کے لیے بھی ہوتا تھا اور تجارتی ضرورت کے لیے بھی۔(مسئلہ سود: ص ۱۰۵ بتلخیص) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے (لینے) والے، سود کھلانے (دینے) والے، سودی دستاویز لکھنے والے اور اس کے گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔اور فرمایا یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔(صحیح مسلم: ۱۵۹۸) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے عوض، جو کو جو کے عوض، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے عوض فروخت کرنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ برابر سرابر ہو، دست بدست ہو۔سو جس نے زیادہ دیا یا لیا تو سود ہوا۔(صحیح مسلم: ۱۵۸۷، مختصر) اور ایک روایت کے آخر میں یہ اضافہ: جب یہ اجناس مختلف ہوں تو جیسے چاہو بیچو جب کہ دست بدست ہو۔(مصدر سابق) جن چیزوں میں سود کی حرمت صاف طور پر قرآن وحدیث میں آئی ان میں حرمتِ ربا منصوص ہے۔پھر مجتہدین کا اتفاق ہے کہ حدیثِ مذکور کی نہی معلول بالعلت ہے۔(ہدایہ: ۳/ ۶۱) البتہ علت کی تعیین میں فقہاء کا اختلاف ہے۔جہاں علت پائے جانے پر سب کا اتفاق ہے وہاں حرمتِ ربا اجماعی ہے۔اور جہاں بعض مجتہدین کے ہاں علت پائی گئی وہاں حرمتِ ربا اجتہادی ہے۔اس طرح سود کی کل تین قسمیں ہو گئیں: منصوص، اجماعی اور اجتہادی۔سود کی جامع تعریف جو سب قسموں پر صادق آئے یہ ہے کہ: مالی معاوضے کے عقد میں ایک جانب کو ایسا اضافہ دینا جس کے مقابلے میں دوسری جانب کو کچھ نہ ملے۔چنانچہ ایسے عقود میں کوئی غلط شرط لگا دی جس کی وجہ سے ایک جانب کو اضافہ ملا تو سود ہو گیا۔(مأخذہ: شامی: ۵/ ۱۶۹، ۲۴۹) اور مالی معاوضہ میں خرید وفروخت، قرض، کرایہ، ملازمت وغیرہ کل ۲۲ قسم کے معاملات شامل ہیں جن میں سود ہوسکتا

ہے۔(ماٴخذہ: شامی: ۵/ ۲۴۰-۲۴۹) ۱۳، ۱۴: حقدار کی سخت بات برداشت کرنا اور ادائیگی بہترین طریقے سے کرنا: ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا مطالبہ کیا (جو آپ نے اسے دینا تھا) اور سختی کی۔ صحابہ نے اسے فہمائش کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ حقدار کو بات کہنے کا حق ہوتا ہے۔ اسے ایک اونٹ خرید کر دیدو۔ صحابہ نے عرض کیا اس کے اونٹ سے بڑا اونٹ ہی مل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہی خرید کر دیدو فان خیرکم أحسنکم قضاء تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو بہترین طریقے سے ادائیگی کریں۔(صحیح بخاری: ۲۳۹۰، عمدۃ القاری: ۱۲/ ۱۳۶، نیز ۱۲/ ۴۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ رحم کرے اس شخص پر جو بیچتے وقت سخاوت سے کام لے اور خریدتے وقت (بھی) اور مطالبہ کرتے وقت (بھی)۔(صحیح بخاری: ۲۰۷۶) اور فرمایا: اللہ رحم کرے اس شخص پر جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔(سنن ترمذی: ۴۳۰ حسن غریب) ان دونوں حدیثوں کو ملانے سے معلوم ہوا کہ جیسے حسنِ عبادت پر رحمت ملتی ہے ایسے ہی حسنِ معاملہ پر بھی رحمت ملتی ہے۔ اس سے بھی معاملات کی اہمیت ظاہر ہوئی۔ ۱۵: ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنا ظلم ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحبِ وسعت کا (ادائیگی) ٹالنا ظلم ہے۔(صحیح بخاری: ۲۴۰۰) ۱۶: قرض دینے کی فضیلت اور لینے کی مذمت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرض آدھے صدقے کی طرح ہے۔(مسند احمد: ۳۹۱۱، حسن اسنادہ محققوہ، مختصر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقروض ہونے سے بچنے کی دعا کثرت سے فرمایا کرتے تھے۔(سنن نسائی: ۵۴۷۲، مختصر) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دَین کے غلبے اور بوجھ سے حفاظت مانگی ہے۔(سنن نسائی: ۵۴۷۵، ۵۴۷۶، مختصر) لہٰذا سخت ضرورت کے بغیر قرض لینا اچھا نہیں۔ اگر مجبوری میں قرض لے لیا تو اس کی ادئیگی کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے سوائے دَین کے۔(صحیح مسلم: ۱۸۸۶) ۱۷: تنگدست کو مہلت دینا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اسے معاف کیا اللہ اسے اپنے سائے میں رکھے گا۔(صحیح مسلم: ۳۰۰۶) ۱۸: اقالے کی ترغیب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا اللہ اس کا گناہ معاف کرے گا۔(سنن ابی داوٗد: ۳۴۶۰، صحیح: البدر المنیر: ۶/ ۵۵۶) اقالے کا مطلب ہے مثلاً خرید و فروخت ہو جانے کے بعد دوسرے کے کہنے سے سودا ختم کر کے پیسے یا چیز پوری بغیر کٹوتی واپس کر دینا۔ ۱۹: بھیک مانگنے کی مذمت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی مانگتا رہتا ہے حتی کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہیں ہوگا۔(صحیح بخاری: ۱۴۷۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ (دینے والا)، نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ جو شخص (حرام اور سوٴال) سے بچنا چاہتا ہے اللہ اسے بچاتا ہے۔(صحیح بخاری

:۱۴۲۷مختصر) جس کے پاس ایک دن کا کھانا ہو یا وہ محنت مزدوری کرسکتا ہواس کے لیے سؤال کرنا جائز نہیں۔(تحفۃ الفقہاء:۱/۳۰۲) ۲۰:معاہدہ پورا کرنا: اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **وأوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا**۔(اسراء:۳۴)اورعہد(مشروع) کو پورا کیا کرو۔بے شک ایسے عہد(کی قیامت میں) باز پرس ہونے والی ہے۔عہد میں تمام احکام الٰہیہ اور تمام عقود جو بندوں میں ہوتے ہیں داخل ہیں۔(بیان القرآن:۲/۱۷۷ بتسہیل) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی علامتوں میں فرمایا: **واذا وعد اخلف واذا عاهد غدر** (صحیح بخاری:۳۱۷۸) جب وعدہ کرے توڑے اور جب معاہدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے۔۲۱:ذخیرہ اندوزی منع ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی خطاکار ہی کرتا ہے۔(صحیح مسلم:۱۶۰۵) ذخیرہ اندوزی کے معنی ہیں غلے کو لوگوں کی ضرورت کے وقت مہنگائی کے انتظار میں روکے رکھنا۔(امداد الفتاوی:۳/۱۹ بتسہیل وتلخیص) ۲۲، ۲۳: ملکیت اور قبضے میں آنے سے پہلے بیچنا منع ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال نہیں قرض اور بیع اور نہ ہی بیع میں دو شرطیں اور نہ ضمان (قبضے) سے پہلے بیچنا اور نہ وہ چیز بیچنا جو تمھارے پاس نہ ہو (یعنی تمھاری ملکیت میں نہ ہو)۔(سنن ترمذی:۱۲۳۴ حسن صحیح) قرض اور بیع کے حلال نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک عقد میں ان دونوں کو جمع نہیں کیا جاسکتا۔مثلاً یوں کہا کہ میں نے تجھے اتنا قرض دیا اس شرط پر کہ تم نے مجھے اپنا گھر اتنے کا بیچا، یا بیع میں قرض کی شرط لگادی۔بیع میں دو شرطوں کا مطلب یہ ہے کہ یوں کہا فوری ادائیگی کرو تو اتنے کی چیز اور ایک ماہ بعد ادا کرو تو اتنے کی اور عقد کے وقت کسی ایک شق پر اتفاق نہ ہو۔(اعلاء السنن: ۱۴/۱۸۵ بتلخیص) ۲۴: ملازموں کے حقوق کی نگہداشت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اسکی رعیت (ماتحتوں) کے (حقوق) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(صحیح بخاری :۸۹۳ مختصر) رعیت کے عموم میں آدمی کے ماتحت ملازم بھی داخل ہیں۔۲۵: بروکر قیمت کے مصنوعی اتار چڑھاؤ کا سبب نہ بنے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کے دیہاتی کے لیے (بروکر بن کر) بیچنے سے منع فرمایا ہے۔(صحیح بخاری:۲۱۴۰ مختصر، شامی:۵/۱۰۲، ۱۰۳) اس سے معلوم ہوا کہ بروکر (مڈل مین) کو چیز کی قیمت میں مصنوعی اتار چڑھاؤ نہ کرنا چاہیے۔چیز کی اصلی قدر اور مارکیٹ ریٹ کا لحاظ کرنا چاہیے۔

یہ ۲۵/اصول بطور نمونہ ذکر کیے گئے ہیں جن سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کے مالیاتی قانون میں کسی کو دوسرے پر ظلم کی ذرا بھی گنجائش نہیں۔اس میں کمال درجے کا عدل ملحوظ ہے۔حدیث کی کسی کتاب کی فہرست ملاحظہ کرنے سے واضح ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مالی لین دین سے متعلق کتنی کثرت سے ہیں۔پھر فقہائے کرام نے ان ارشادات کی پوری تشریح کردی ہے۔چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب

ہدایہ کی چار جلدیں ہیں، ان میں سے ایک جلد عبادات سے متعلق ہے اور تین جلدیں معاملات سے متعلق ہیں۔اس سے بھی معاملات کی وسعت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

معیشت خواہ فرد کی ہو، خواہ قوم کی ہو، خواہ عالَم کی ان تعلیمات سے ہٹنا بربادی کا سبب بنتا ہے۔چنانچہ ۲۰۰۸ء میں عالمی معاشی بحران آیا۔جس میں بڑے بڑے بینک دیوالیہ ہوگئے۔عالمی شہرت یافتہ کمپنیاں قلاش ہوکر بند ہوگئیں۔ ۲۰۱۰ء میں ورلڈ اکنامک فورم کا اجلاس ہوا،جس میں اس بحران کے اسباب پر ماہرین نے گفتگو کی۔اس میں حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کو بھی دعوتِ خطاب دی گئی۔حضرت کے خطاب کا اردو ترجمہ موجودہ عالمی معاشی بحران اور اسلامی تعلیمات کے نام سے مطبوع ہے، جو اہل علم کے قابل مطالعہ ہے۔اس میں حضرت نے جن اسباب کی نشاندہی فرمائی وہ وہی معاملات تھے جن پر اسلام نے پابندی عائد کی ہے!!

۵- معاملات کی اصلاح کا طریقہ اور تدابیر

۱: اپنی ملازمت، کاروبار اور ہر طرح کے لین دین کا کسی مستند دارالافتاء سے آڈٹ کرائیں اور خلافِ شرع معاملات کو بالکل چھوڑ دیں۔اور اگر ماضی میں کوئی غلطی ہوئی ہو تو اس کی بھی تلافی کریں۔آدمی جو ذریعہ روزگار اختیار کرنے لگے اس کے بارے میں شرعی احکام معلوم کرنا اس پر فرض ہوتا ہے، تاکہ وہ ناجائز معاملے سے بچ سکے۔(مأخذہ: شامی: ۱/۴۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: علمِ (دین) حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(سنن ابن ماجہ: ۲۲۴/حسنہ المزی والسیوطی) یعنی اتنا علم جس سے اپنی زندگی دین کے دائرے میں رکھ سکے۔

۲: اگر بزنس زیادہ بڑا ہو تو کسی مستند اہل فتوی عالم کو اپنے ہاں شریعہ ایڈوائزر کے طور پر رکھیں اور اس کی رہنمائی سے کام کریں۔نیز اس پر کوئی دباؤ ڈال کر اپنے مطلب کا فتوی لینے کی کوشش نہ کریں۔اس کے سامنے صورت مسئلہ کی وضاحت کریں اور جو فتوی بتائے اس پر عمل فرمائیں۔یہاں اہل علم حضرات کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اگر وہ بکثرت پیش آنے والے معاملات کی شریعہ آڈٹ رپورٹ از خود مرتب کر کے شائع فرمادیں تو عمل کرنے والوں کو بہت سہولت ہوگی۔چنانچہ بندہ نے اس نوعیت کے بعض فتاوی تحریر کیے ہیں۔مثلاً مسجد اور مدرسے کا مالیاتی نظام، بیعانے کی دستاویز کا شرعی جائزہ، اقرار نامہ معاہدہ کرایہ داری کا شرعی جائزہ، ایڈوب سٹاک کنٹری بیوٹر ایگریمنٹ کا جائزہ وغیرہ۔یہ فتاوی انٹرنیٹ کی مشہور ڈیجیٹل لائبریری آرکائیو ڈاٹ آرگ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب ہیں۔آرکائیو پر بندہ کے نام سے ایک مکتبہ ہے وہاں رجوع فرمائیں۔

۳: رزق کی تلاش مختصر رکھنا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: رزق کو دیر سے ملنے والا نہ سمجھو، کیونکہ آدمی کو

اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک اس کا آخری رزق اسے مل نہ جائے۔لہذا تلاش مختصر رکھو۔حلال لینا اور حرام چھوڑ دینا۔(صحیح ابن حبان: ۳۲۳۹،مستدرک حاکم: ۲۱۳۵ رصححہ الذہبی، ۷۹۲۴ رصححہ الحاکم والذہبی) جب طے شدہ رزق وقت سے پہلے نہیں مل سکتا تو ناجائز ذرائع کیوں اختیار کیے جائیں۔

۴: بھروسہ اللہ تعالی پر رکھنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ماں کے پیٹ میں جب بچے میں روح پھونکی جاتی ہے تو فرشتے کو چار چیزیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے: بچے کا رزق،موت عمل اور انجام (صحیح مسلم: ۲۶۴۳،مختصر) کسی شاعر نے خوب کہا ہے:

مالک العالمین ضامن رزقی - فلماذا اکلف الخلق رزقی - قد قضی لی بما علی و مالی - مالکی فی قضاءہ قبل خلقی - فکما لا یرد عجزی رزقی - فکذا لا یجر رزقی حذقی

جہانوں کا مالک میرے رزق کا ضامن ہے۔تو میں مخلوق کو رزق کی تکلیف کیوں دوں؟ میرے نفع نقصان کا فیصلہ کر دیا ہے۔میرے مالک نے اپنی تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے۔تو جیسے میری کمزوری میرا رزق دور نہیں کر سکتی۔ایسے ہی میری طاقت میرا رزق کھینچ نہیں سکتی۔

۵: اللہ تعالی کے دیے ہوئے حلال رزق پر دل وجان سے راضی ہو جانا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ تعالی بندے کو دے کر امتحان لیتے ہیں۔جو ان کی تقسیم پر راضی ہو جائے اسے برکت اور وسعت دیتے ہیں اور جو راضی نہ ہو اسے برکت نہیں دیتے۔(مسند احمد: ۲۰۲۹۴ رصححہ محققوہ)

۶: اپنا خرچ آمدنی کے مطابق رکھنا اور رسم ورواج کی پابندی بالکل چھوڑ دی جائے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے: اور نہ تو (ایسے کنجوس بنو) کہ اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ کر رکھو اور نہ (ایسے فضول خرچ کہ) ہاتھ کو بالکل ہی کھلا چھوڑ دو۔جس کے نتیجے میں تمھیں قابل ملامت اور قلاش ہو کر بیٹھنا پڑے۔(اسراء: ۲۹،آسان ترجمہ قرآن :ص ۵۶۲) حضرت تھانوی (م ۱۳۶۲ھ) نے فرمایا: مسلمانوں کی موجودہ بدحالی اور تباہی کا ایک بنیادی سبب بے فکری اور بدانتظامی کے ساتھ خرچ کرنا ہے۔(ملفوظات حکیم الامت: ۲/۸، ۳۷،بتلخیص)

۷: جو مالی لحاظ سے اپنے سے کم ہوں انھیں دیکھنا اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اپنے سے نیچے والے کو دیکھو،اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو،اس سے اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔(صحیح مسلم: ۲۹۶۳)

۶- افضل ترین پیشہ کونسا ہے؟

ذرائع آمدن کی بنیادی طور پر ۴ قسمیں ہیں: اجارہ،تجارت،زراعت،صناعت۔(کتاب الکسب:

ص ۱۴۰) اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں کہ زراعت افضل ہے یا صنعت یا تجارت؟ تطبیق یہ ہے کہ لوگوں کی ضرورت کے لحاظ سے حکم مختلف ہے۔ جہاں لوگوں کو زراعت کی زیادہ ضرورت ہو وہاں یہ افضل ہے۔ اسی طرح صنعت اور تجارت بھی حسب ضرورت افضل ہے۔ (عمدۃ القاری: ۱۲/ ۱۵۵ بتلخیص)

۷- اصلاحِ معاملات اور اشاعتِ اسلام:

آدمی اگر اپنی معاشی سرگرمیاں دینی تعلیم کا عملی نمونہ بنالے تو یہ کام دین کی تبلیغ کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ خواجہ حسن نظامی (م ۱۹۵۵ء) لکھتے ہیں: ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کا سب سے پہلا اور قدیم سبب اعرابوں اور ہندوؤں کا تجارتی میل جول تھا۔ عرب تاجروں اور سواحل ہند کے سوداگروں میں باہم تعلق نہایت قدیم سے قائم تھا۔ بلکہ اس کا آغاز اسلام سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔ البتہ اسلام کے بعد عرب قوم کی تنظیم نے ان تعلقات کو اور زیادہ مستحکم اور مضبوط کر دیا۔ اب عرب تاجر پہلے کی طرح صرف رومی مال واسباب اور عربی مصنوعات و پیداوار ہی ہندوستان نہیں لانے لگے بلکہ ساتھ ساتھ اپنی سب سے بڑی دولت اور اپنی سب سے بڑی دولت اور اپنی سب سے قیمتی متاع جو عرصہ مین اس پیغمبر عربی کے وسیلہ سے ان کو ملی تھی وہ بھی رفتہ رفتہ اپنے ساتھ لانے لگے اور یہاں سے اب وہ صرف مسالوں، خوشبوؤں، تلواروں اور کپڑوں کا سامان ہی نہیں لے جانے لگے بلکہ نومسلموں کی کچھ تعداد بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے۔ ملیبار، سندھ، گجرات، کچھ، کوکن، سواحل بنگال اور جزائر ہند کی قوموں نے ان کو فرشتہ رحمت سمجھ کر قبول کیا۔ عربی سفر ناموں اور جغرافیہ کی کتابوں میں ان مقامات کے نام اور حالات بکثرت مذکور ہیں۔ ملیبار میں موپلا اور نوایت انھیں عرب تاجروں کی یادگار نسل ہیں اور یہی ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کے سب سے پہلے داعی اور مبلغ ہیں۔ انھوں نے جس آہستگی، سکون اور خاموشی سے اس فرض کو انجام دیا عیسائی مشنری اور انگریزی مؤرخین ان کی اس قابلیت کے مداح اور ستائش گیر ہیں۔ (ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا: ص ۷، ۸) نیز دیکھیے: عرب وہند کے تعلقات: ص ۲۱۰، ہندوستان میں اسلام، مولانا سید سلیمان ندوی۔ اللہ تعالی ہمیں اپنے دین کی تعلیمات کی قدر کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

جرائم اور نابالغ بچے

مفتی عبداللہ فردوس

دورِ حاضر اخلاقی اعتبار سے انحطاط کا شکار ہے، دین و مذہب سے دُوری، خوفِ الٰہی اور خوفِ آخرت سے غفلت ،معاشرے میں جرائم کا بڑھتا ہوا رجحان، بس بندہ صرف دیکھنے، سننے کے لیے بے اختیار ہوتا ہے۔

بالغ افراد کے نقشِ قدم پر نابالغ بچے جا رہے ہیں۔اب نابالغ بچوں کے جرائم نے ایک عالم گیر شکل اختیار کر لی ہے۔اس ناسور پر قابو پانا ممکن ہے لیکن بلند ہمتی سے کام ضرور لینا ہے۔

صحیح تعلیم وتربیت ہی دراصل انسان کو انسان بناتی ہے اور یہ انسانیت کی بنیادی ضرورت ہے جنسی تعلیم کی نہ اجازت ہے اور نہ ضرورت یہ فطری چیز ہے وقت کے ساتھ ساتھ خود بہ خود سمجھ میں آجاتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں بچوں کی تعلیم ،آداب اور اخلاق پر جتنا زور دیا گیا ہے دوسرے مذاہب میں اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہے۔بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اسلامی تعلیمات نے ماں کے اخلاق و کردار کی درستی پر زور دیا ہے۔پیدائش کے بعد بچے کو غسل دینا اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کا اہتمام کرنا ،اچھا نام رکھنا،عقیقہ اور ختنے کا اہتمام یہ سب باتیں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔بلوغت سے پہلے جو مراحل ہیں ان میں بطورِ خاص نگہداشت کا حکم موجود ہے۔

ماں باپ کے دلوں میں محبت اور ان کے دینی و دنیوی ضروریات کا انتظام انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔

طفولیت کا زمانہ تعلیم وتربیت کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔بچے خاندان کا ایک حصہ،گھر کی زینت،ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اپنے اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ اور اپنے نظر میں ہیرو ہیں۔کہتے ہیں کہ چھوٹے بڑوں سے سیکھتے ہیں اور بڑے چھوٹوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔جرائم کی دنیا میں بچے بھی بڑوں کے شانہ بشانہ آگے بڑھ رہے ہیں۔حدیث مبارکہ ہے: **العلم فی الصِغر کالنقش فی الحجر ۔** (بیہقی)

بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کرنے جیسا ہے۔

بچپن کے زمانہ میں بچوں کی دنیا محدود ہوتی ہیں ان کی نظر میں ماں باپ اور استاد بڑے ہیرو ہوتے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے:

علموا اولادكم و اهليكم الخير و ادبوهم۔ (مصنف عبدالرزاق)

اپنی اولاد کو اور اپنے گھر والوں کو بھلائی کی تعلیم دو اور ان کو ادب سکھاؤ۔

اولاد پر والدین کے حقوق کو سب مذاہب نے تسلیم کیا ہے اور والدین کی خدمت کی بڑی تاکید کی۔اسی طرح والدین کے لیے بھی کچھ باتیں ضروری ہیں۔

اسلام نے عمر کے ہر حصے سے متعلق احکام کی تعلیم عمر کی مناسبت سے دی اور حسبِ عمر شریعت نے بستر الگ کرنے کی ہدایت دی، تو تعلیم گاہیں (مخلوط تعلیم) بھی الگ کرنا ضروری ہے۔ان امور سے بچوں کے جذبات پاک رہتے ہیں جن سے عفت، طہارت اور معاشرت کی پاکیزگی کا قائم ہونا لازمی ہے۔

زندگی کا ہر مرحلہ انتہائی اہم ہے اور خاص کر وہ مرحلہ جس سے زندگی کی تشکیل ہوتی ہے تاکہ اولاد کا مستقبل تابناک رہے اور زندگی کامیاب و کامران نظر آئے۔لہٰذا بچپن ہی سے اولاد کو خوش اخلاق اور عمدہ صفات کے زیور سے آراستہ کرنے کی کوشش بارآور ثابت ہوتی ہے۔

اگرچہ اس عمر میں حد جاری نہیں ہوتی تاہم ان کی مجرمانہ سرگرمیوں اور مذموم حرکتوں پر قدغن لگانے کے لیے تعزیری اور تادیبی کارروائی کی جائے گی۔تعزیرات کا دائرہ کافی وسیع ہے۔درمختار میں ہے کہ:

(الصِغر لا يمنع وجوب التعزير) فيجري بين الصبيان. (الدر مع الرد، ط الحلبي: 4/78)

ويقام التعزير عليه تاديبا". (الأشباه والنظائر لإبن نجيم تحقيق الشيخ زكريا عميرات: 265، دار لكتب العلمية ز)

اور بچہ پر بطور تادیب کے تعزیز قائم کی جاتی ہے۔

لا يحبس الصبي إلا بطريق التأديب". (البحر الرائق 6/315)

اتفق الأئمة المذاهب على أنه لا يجب الحد على الصبي والمجنون. (الفقه ال إسلامي وادلتہ: 5/774)

الصبي والمجنون إذا وطى امرأة اجنبية لا حد عليه. (بدائع الصنائع: 5/487)

في الاشباه والنظائر: الصبي المحجور مؤاخذ بأفعاله متضمن۔

شامی میں ہے کہ: **وفي المحيط للقاضي حبس الصبي الفاجر ادباً لا عقوبة۔**

یہ چند فقہی عبارات ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بچے جرائم کا ارتکاب کریں وہ مستحق تعزیر ہیں۔

اہلِ علم کا اس پر اتفاق ہے کہ بچوں پر حد نہیں ہوگی لیکن تعزیر امام اور قاضی کی صواب دید پر ہوگی اور تادیب

میں استاذ اور والدین بااختیار ہیں۔اب یہ تعزیر مالی اور جسمانی ارتکاب جرم کی بنیاد پر ہوگا۔

اگر بچے نے کسی کا مال ضائع کیا یا چوری کی تو مال کا ضمان دینا ہوگا۔قتل پر دیت علی العاقلہ اور عاقلہ نہ ہونے کی وجہ سے اولیا پر لازم ہوگا۔زنا کے ارتکاب پر عُقر لازم ہوگا۔اور مجرمانہ ذہن رکھنے والوں کے لیے مختلف قسم کی سزا مقرر کی جاسکتی ہیں جیل میں بند ہونے کی، گھر میں قید کرنا، مار پیٹ وغیرہ۔

شامی میں ہیں:

إن الصبي ينبغي أن يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات. (حاشیۃ ابن عابدین: 5/7)

مناسب ہے کہ بچے کو تمام مامورات کا حکم دیا جائے اور تمام منہیات سے روکا جائے۔

اور آج کل جنسی تعلیم کی جو بات کہی جارہی ہے کہ دیگر مضامین کی طرح اس کو بھی ایک مضمون کی حیثیت دے کر شاملِ نصاب کر دیا جائے؛ درست نہیں ہے کیوں کہ اس کی تعلیم سے بچوں کی فطری حیا متاثر ہوگی اور وہ جرائم میں اپنا ہاتھ ڈالنا شروع کردیں گے۔

بچے یہ نہ سوچے کہ ارتکاب جرم کے بعد ہم سزا سے آزاد ہیں۔دنیا اور نہ آخرت میں ہماری سرگزشت ہوگی۔دنیاوی سزا ان کے لیے تعریراً ہوگی تاکہ دوسرا قدم غلط حرکتوں کی طرف نہ اٹھے۔

جنس کے سلسلہ میں اسلام اتنا حساس ہے کہ ایک ہی رشتۂ خون سے تعلق رکھنے والے بچوں کے مابین دس سال کی عمر میں بستر الگ الگ کروادیتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، قال: قال نبي الله صلى الله عليه وسلم: مروا صبيانكم بالصلاة إذا بلغوا سبعاً، واضربوهم عليها إذا بلغوا عشراً، وفرقوا بينهم في المضاجع". (مصنف ابن أبي شيبة: 1/304)

سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر پٹائی کرو اور ان کے بستر بھی علاحدہ کردو۔

حدیث کی رُو سے دس سال کی عمر کے بعد بچوں کو الگ بستر پر سلانے کا حکم ہے۔

بچوں کو تین اوقات میں خصوصی طور پر کمرے میں داخل ہونے کی اجازت لینے کا پابند کرتا ہے۔

خلاصہ

(1) ابتدا میں پڑھنے والے بچوں کی دنیا محدود ہوتی ہے ماں، باپ اور استاذ جسمانی اور روحانی ہیرو ہوتے

ہیں۔استاذ ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے۔بس استاذ کو اپنی صلاحیت بچے کی صحیح تربیت پر خرچ کرنا چاہیے۔

(2) بچوں کو جنس(سیکس) کی تعلیم دیگر مضامین کی طرح شاملِ نصاب کرنا درست نہیں ہے۔جس سے مُضر اثرات کا رونما ہونا اور بچوں کی حیا متاثر ہونا لازمی ہے۔جنسی آگاہی سیکھنے سکھانے پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے طبعی امور کی طرح انسان کی فطرت میں ودیعت کردی گی اس منزل پر پہنچ کر خود ہی ادراک ہوجاتا ہے۔

(3) شریعت نے جرائم کے سدِ باب کے لیے تعزیری اور تادیبی سزاؤں کا پہلوں اختیار کیا تاکہ مجرمانہ سرگرمیوں پر قدغن کے لیے تادیبی کاروائی کی جائے۔کتب فقہ میں صراحت ہے کہ بچوں کی مجرمانہ حرکتوں کو یکسر نظرانداز نہیں کیا جائے گا۔بچے کی جنایت پر دیت دوسرے کے مال تلف کرنے پر لزوم ضمان اور کچھ قانونی اور تادیبی سزائیں چاہیے جسمانی سزا کے لیے جیل کی قید و بند مار پیٹ اور کھانے سے محروم کرنے کا نظام مقرر رہے۔

(4) بچوں میں جرائم کے اصل ذمہ دار خود بچے نہیں بلکہ فریڈم سوسائٹی،فرینڈ شپ اور فری سیکس میں بچے والدین کی غفلت یا بے لگام آزاد چھوڑنا ہے۔ماں باپ بچوں کو انٹرنیٹ،موبائل اور فیس بک اور دیگر اخلاق سوز چیزوں جس نے عزت پر داغ اور معاشرہ بدبودار اور حکومت کو پریشان کردیں ان سے اپنے بچوں کو دور رکھیں۔

(5) ہمارے سنجیدہ حضرات مخلوط تعلیم کا ہی رونا رورہے تھے کہ ایک دھماکہ جنسی تعلیم کے عنوان سے عصری تعلیمی اداروں میں گرادیا۔جنس کی تعلیم دراصل برائی کو محفوظ طریقہ پر رائج کرنا ہے اور بچوں کو وقت سے پہلے بالغ بنادینے کی ایک کوشش ہے۔موجودہ زمانہ میں بچوں کو بگاڑنے والے اسباب میں کوئی کمی نہیں اور جو کمی ہے وہ جنسی تعلیم پورا کردے گی،جن سے مستقبل کے معمار ہونے کی امید تھی وہ خود مخرب بن گئے۔

(6) ابتدائی سوچ و فکر: بچپن سے اچھی ذہنیت،تعمیر و تربیت کے لیے خشتِ اول کا کام دیتا ہے پہلی خشت اگر کج رہ جائے تو پوری دیوار کج ہی رہتی ہے:

خشتِ اول چوں نہد معمار کج　　　تا ثریا می رود دیوار کج

بچوں کی تربیت و تعلیم و تلقین کے لیے مناسب ماحول مہیا کیا جائے۔

تبصرہ کتاب

تذکرہ مشاہیرِ علماءڈیرہ غازی خان

مصنف: مولانا مفتی سمیع الرحمٰن۔صفحات: 464۔طباعت :عمدہ۔ ملنے کا پتا: مکتبہ عمر فاروق ،شاہ فیصل کالونی کراچی۔رابطہ:0334 3432345

مولانا مفتی سمیع الرحمٰن صاحب جامعہ فاروقیہ کراچی کے صاحب قلم اور باذوق استاذ ہیں۔ان کی متعدد تصنیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔حال ہی میں ان کی نئی تصنیف ''تذکرہ مشاہیرِ علماء ڈیرہ غازی خان'' شائع ہوئی ہے جو خطہ ڈیرہ غازی خان کی دینی علمی وادبی تاریخ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔464 صفحات پر محیط یہ سوانحی اور معلوماتی کتاب محض چند خاکوں اور سوانحی مضامین کا مجموعہ نہیں، بلکہ اس علاقے کی اسلامی شناخت اور علمی ورثے کی ایک مستند دستاویز ہے۔مصنف نے کمالِ عرق ریزی سے اس میں ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھنے والے 126 علماء کا تذکرہ کیا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی یہ سرزمین علمی اعتبار سے کتنی زرخیز رہی ہے؟!۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کا آغاز اس شہر کی بنیاد کے ساتھ ہی ہوا، جسے حاجی خان میرانی نے اپنے بیٹے غازی خان کے نام سے 1476ء میں بسایا تھا۔یہ علاقہ ہمیشہ سے اسلامی روایات اور دینی تعلیمات کا گہوارہ رہا ہے۔ڈیرہ غازی خان میں دینی علوم کی ترویج واشاعت کے لیے مدارس اور علماء نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔یہاں کے نامور علماء نے فقہی اور تعلیمی میدان میں کام کیا۔اس ضلع میں قدیم دینی مدارس قائم ہیں جو مقامی آبادی کی دینی شناخت اور تعلیم وتربیت کا ذریعہ ہیں۔ضلع ڈیرہ غازی خان کی سرزمین نے ایسے جلیل القدر علماء اور صوفیاء پیدا کیے ہیں جنھوں نے نہ صرف مقامی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دینی وعلمی خدمات سرانجام دیں۔

کتاب کی علمی ثقاہت اس میں موجود جید شخصیات کے تذکرے سے نمایاں ہوتی ہے۔اس کتاب میں حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی، حضرت خواجہ سلیمان تونسوی، حضرت خواجہ غلام فرید، حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری، مولانا عبد الرشید نسیم طالوت، مولانا دوست محمد قریشی، سردار احمد خان پتافی، مولانا علامہ عبد الستار تونسوی، مولانا اللہ بخش قیصرانی، مولانا عبد المجید ندیم، مولانا عبد اللہ شہید، مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانی، اور مولانا بشیر احمد شاہ جمالی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے علماء ومشائخ کا دلپذیر تذکرہ اس کتاب کے وقار واستناد کو بڑھاتا ہے۔

ایک ہی ضلع سے اتنی بڑی تعداد میں شخصیات کا انتخاب مصنف کی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اس کتاب کی ترتیب وتدوین کے لیے مصنف نے عرق ریزی سے کام لیا ہے، اس سلسلے میں ملک وبیرون ملک کتب خانوں سے

استفادہ کیا، نادرونایاب کے صفحات کھنگالے، نجی ملاقاتوں اور سماجی رابطوں کا اہتمام کیا۔ خصوصاً وہ فضلائے دیوبند اور فضلائے مظاہر العلوم جن کا ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق تھا؛ ان کے احوال کے لیے دونوں علمی وروحانی مراکز کے کتب خانوں سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام قاری کے ساتھ ساتھ محققین کے لیے بھی ایک ضروری حوالہ جاتی کتاب بن گئی ہے۔ یہ کتاب ڈیری غازی خان کی مقامی تاریخ کے گمشدہ گوشوں کو روشن کرتے ہوئے آنے والی نسلوں کو اپنے اسلاف کے علمی، دینی، تحریکی، سیاسی وسماجی کارناموں سے جوڑتی ہے۔ یہ تصنیف ثابت کرتی ہے کہ بڑے شہروں سے دور یہ علاقہ بھی دین کی خدمت اور علمی سرمائے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ مولانا مفتی سمیع الرحمٰن لکھتے ہیں؛ اور درست لکھتے ہیں: ''یہ تذکرہ عصر نو کے علماء وطلباء کو اپنے حسین ماضی سے جوڑنے کا باعث بنے گا۔ جو طبقہ اپنے ماضی سے لاتعلق ہوجاتا ہے اس کے مستقبل کے افق سے کامیابی کی کوئی روشنی نہیں پھوٹتی، بلکہ وہ ان زرد پتوں کی طرح نامعلوم سمت بھٹکتا رہتا ہے جنہیں طوفانی ہواؤں کے تھپیڑے سرگرداں رکھتے ہیں۔ ماضی سے جڑنے والوں کا چراغ ہی مستقبل میں بھی روشن رہتا ہے۔''

بہرحال یہ کتاب اس قابل ہے کہ صاحب ذوق افراد اور علماء کی تاریخ سے شناسائی رکھنے والے اہل قلم اس کے مطالعے سے محروم نہ رہیں۔

ضلع تلہ گنگ کے مکیں فضلائے دارالعلوم دیوبند

مصنف: مولانا ازہر جمیل۔ صفحات: 296۔ طباعت: عمدہ۔ قیمت: 700 روپے۔ ملنے کا پتا: مکتبۃ الازہر، مدرسہ دارالفلاح تلہ گنگ۔ رابطہ: 0321 4579909۔

یہ کتاب بھی اپنی نوع میں اہمیت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں بیس فضلائے دیوبند کا تذکرہ شامل ہے۔ مصنف مولانا ازہر جمیل نے حضرات علماء دیوبند سے غایت درجے محبت کی بنا پر اس کام کا بیڑا اٹھایا اور یہ خوبصورت گلدستہ ترتیب دے دیا۔ کتاب میں مولانا شاہ عبدالرزاق ہمدانی، مولانا محمد میاں، مولانا محمد غزالی، مولانا قاضی غلام مصطفیٰ، مولانا نظام الدین، مولانا قاضی نصیر الدین، پروفیسر مولانا نور الحسن خان، مولانا سید صادق حسین شہید رحمہم اللہ اور دیگر علماء کے مشکبو تذکرے شامل ہیں۔ اس نوع کی کتابیں جہاں مرحوم علماء کے تعارف کا ذریعہ ہیں وہیں ان کتب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا فیض کہاں کہاں پہنچا اور فضلائے دارالعلوم دیوبند نے کس کس طرح دینی علوم وفنون، دعوت دین، تحفظ شعائر اسلام، اصلاح معاشرت میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ بلاشبہ مولانا ازہر جمیل حفظہ اللہ نے شب وروز کی محنت سے ایک تاریخی ضرورت کو عمدہ اسلوب میں پورا کیا ہے۔

باسمہ تعالیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کے سالانہ امتحانات منعقدہ 1447ھ/2026ء کے نتائج کا اعلان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت درجہ کتب کے سالانہ امتحانات بتاریخ 27 رجب المرجب تا 2 شعبان المعظم 1447ھ مطابق 17 تا 22 جنوری 2026ء بروز ہفتہ تا جمعرات منعقد ہوئے۔

صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ناظم اعلیٰ وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ''وفاق المدارس'' سے ملحق دینی مدارس و جامعات کے سالانہ امتحان برائے سال 1447ھ/2026ء کے نتائج کا اعلان مورخہ 24 فروری 2026ء مطابق 6 رمضان المبارک 1447ھ بروز منگل کر دیا ہے۔

امسال ملک بھر میں طلبہ و طالبات کے درجہ کتب کے کل 3877 امتحانی مراکز قائم کئے گئے تھے۔ جن میں نگران اعلیٰ (سپرنٹنڈنٹ) اور معاون نگرانوں کی مجموعی تعداد 25590 تھی۔ کتب کے امتحانات میں شرکت کرنے والے مدارس کی کل تعداد 12961 جبکہ حفظ القرآن الکریم کے امتحان میں شرکت کرنے والے مدارس کی تعداد 14701 تھی۔

تمام درجات میں 659228 طلبہ و طالبات کے داخلے وصول ہوئے۔ جن میں سے 629962 نے امتحانات میں شرکت کی۔ ان شرکاء میں سے 536408 نے کامیابی حاصل کی اور 93554 ناکام ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر نتیجہ 85 فیصد رہا۔ وفاق المدارس کی ویب سائٹ www.wifaqulmadaris.org پر نتیجہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات 1447ھ 2026ء میں کامیابی کا تناسب درج ذیل ہے

کل داخلہ	شرکاء امتحان
659228	629962

شعبہ	شرکاء	کامیاب	ناکام	نتیجہ فیصد
درس نظامی بنین	154000	117782	36218	76.5%
درس نظامی بنات	367182	316476	50706	86.2%
حفظ بنین	89486	84769	4717	94.7%
حفظ بنات	19294	17381	1913	90%
کل تعداد	629962	536408	93554	85%

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں ملکی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8610	عبدالرؤف	محمد اشفاق مغل	حیدرآباد	جامعہ دارالعلوم کراچی	586
دوم	8625	محمد حمدان	محمد حسن	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	569
سوم	7026	عابد منیر	اللہ نظر	قلعہ سیف اللہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	568

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9465	شاہ سعود	شاہ خالد	بونیر	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	594
دوم	10201	جاوید حسین	حاجی گلستان خان	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	584
سوم	9976	محمد لقمان	وکیل زمان	کرک	جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی	580

درجہ عالیہ دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12277	عبیدالرحمان	محمد عمر	پشین	جامعہ دارالعلوم کراچی	578
دوم	12473	محمد سلیمان	اختر حسین	مظفرگڑھ	جامعہ دارالعلوم کراچی	577
سوم	12469	محمد یونس صادق	صادق امین	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	576

درجہ عالیہ اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13459	حذیفہ	انیس احمد	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	596
دوم	13373	ضیاءاللہ	نثارالحق	سوات	جامعہ دارالعلوم کراچی	591
سوم	2036	محمد حنفی	محمد ناصر محمود	لاہور	جامعہ محمدیہ اسلام آباد	586
سوم	3549	نورنواب	میر عالم	کوہستان	جامعۃ الزیتون نیلے پیر ایبٹ آباد	586

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10338	عبداللہ	محمد انور	مہمند	جامعہ عثمانیہ پشاور	597
دوم	14534	محمد فخر نبیل خان	محمد نبیل یوسف خان	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	594
سوم	7930	محمد سفیان	ولی جان	بنوں	جامعہ عربیہ معراج العلوم بنوں	593
سوم	14410	محمد خذیمہ	محمد آصف	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	593
سوم	18957	محمد عمیر	عبدالرزاق	چکوال	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	593
سوم	18915	حذیمہ علی	محمد قاسم	مانسہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	593
سوم	3044	فہد مصطفی	غلام مصطفی	ایبٹ آباد	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	593

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	232	عطاءالرحمان	نورشاہ	پشین	دارالعلوم حرمزئی سیداں حرمزئی پشین	596
دوم	5902	سہیل احمد	غلام محمد	بٹگرام	جامعۃ الزیتون نیلے پیر ایبٹ آباد	594
سوم	19916	محمد انور	محمد کبیر	ژوب	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	593

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4646	عبدالقدیر	عبدالعلی	قلعہ سیف اللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام نزد مشن روڈ کوئٹہ	599
اول	28246	محمد	محمد سہیل	منڈی بہاؤالدین	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	599
دوم	2407	حافظ ظفراللہ	حافظ سیف اللہ	چمن	جامعہ عربیہ تبلیغی مرکز، مسجد قباء چمن	598
دوم	12670	محمد طارق جمیل	سید احمد خان	لکی مروت	مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم حافظ آباد ممش خیل بنوں	598
دوم	28240	عبدالمنان	محمد مبین	سرگودھا	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	598
سوم	29780	توفیق اللہ	نورانی گل	بونیر	جامعہ آس اکیڈمی لاہور	597

درجہ متوسطہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1937	صدیق اللہ	زالی خان	کوئٹہ	جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن کوئٹہ	671
دوم	1898	ثناءاللہ	عنایت اللہ	کوئٹہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	660
سوم	1901	محمد یونس	محمد نبی	کوئٹہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	647

دراسات دینیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	40350	مزمل عمران	محمد عمران	سرگودھا	جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا	550
دوم	40086	عبداللہ	لطیف اللہ	ہنگو	جامعہ زکریا دارالایمان کربوغہ شریف ہنگو	535
سوم	40087	محمد عمیر	نورالبصر	ہنگو	جامعہ زکریا دارالایمان کربوغہ شریف ہنگو	533
سوم	40085	مظہر حسین	خورشید انور	ہنگو	جامعہ زکریا دارالایمان کربوغہ شریف ہنگو	533

دراسات دینیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	35801	صبغت اللہ	قاری محمد یسین	کوٹ ادو	عیدگاہ مدرسہ ابو ہریرہ قصبہ اڈہ گورمانی کوٹ ادو	655
دوم	35732	احمد حسن	محمد اختر	رحیم یار خان	جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور رحیم یار خان	651
سوم	35637	تاسین	ربنواز	سرگودھا	جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا	648

درجہ تجوید للعلماء 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	7464	عمر گل	نعمان	کراچی	مرکز العلوم الاسلامیہ ایم پی آر کالونی کراچی	562
دوم	7388	عبیداللہ	عنایت اللہ	کراچی	جامعہ بیت العلم گلشن اقبال کراچی	549
سوم	7521	عبدالوہاب	محمد ندیم	ملتان	جامعہ اشرفیہ لاہور	546
سوم	7060	احمد علی	عبدالجبار	لکی مروت	جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن لکی مروت	546

درجہ تجوید للحفاظ 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8730	منتظر خان	مقبل خان	ہنگو	مدرسہ مخزن العلوم ٹاؤن شپ لاہور	597
اول	2531	عبدالرحمن	ولی اللہ	صوابی	مدرسہ ابی ابن کعب تورڈھیر صوابی	597
دوم	7436	عثمان	نواب الدین	کراچی	مدرسہ دارالتجوید المالکیہ میٹروول کراچی	596
دوم	8729	محمد حذیفہ	حافظ لائیس خان	ہنگو	مدرسہ مخزن العلوم ٹاؤن شپ لاہور	596
سوم	10076	عدنان خان	شیر دل	اورکزئی	جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد	594
سوم	8463	محمد فیصل	عبدالرزاق	مظفرگڑھ	جامعہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفرگڑھ	594
سوم	1210	کفایت اللہ	اختر نواز	لکی مروت	جامعہ محمدیہ تجوڑی لکی مروت	594

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں ملکی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست

درجہ عالمیہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	29929	امامہ نورین	محمد انور	اوکاڑہ	جامعہ بناء العلم رائیونڈ لاہور	552
دوم	29949	بریرہ اعجاز	اعجاز حسین	چنیوٹ	جامعہ بناء العلم رائیونڈ لاہور	548
سوم	15639	ایمن طارق	محمد طارق	مانسہرہ	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات لمبی ڈھیری مانسہرہ	546

درجہ عالمیہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13611	سارہ اشفاق	اشفاق احمد	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء الاسلامیہ للبنات لوڑ لختے پشاور	584
اول	30203	حمنہ	اقبال الدین	چترال	مدرسہ دار البشائر للبنات دھنی بخش بروہی گوٹھ کراچی	584
دوم	30692	زہراز ولال	محمد احسن علی	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	577
سوم	34850	مسفرہ	محمد حبیب اللہ	جھنگ	جامعہ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	569

درجہ عالیہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	44871	ملیکا خادم	خادم حسین	لاہور	جامعہ دار التقویٰ لاہور	577
اول	35515	لبیبہ نعیم	نعیم الیاس	کراچی	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ محمد علی سوسائٹی کراچی	577
دوم	44235	زینب نصیر	محمد نصیر	نارووال	جامعہ بناء العلم رائیونڈ لاہور	573
سوم	17478	حسیبہ رحمان	نجم الرحمان	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء الاسلامیہ للبنات لوڑ لختے پشاور	569
سوم	35588	فاطمہ	محمد افضال	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	569

درجہ عالیہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1294	بی بی سعیدہ	نصیر اللہ	پشین	جامعہ دار النعیم للبنات غفور ٹاؤن کوئٹہ	594
دوم	40152	ایمن	فرید احمد	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	581
دوم	39077	عائشہ	عبد الباسط	لاڑکانہ	مدرسۃ الصالحات للبنات لھر کالونی لاڑکانہ	581
سوم	20311	ایمن	محمد مقبلی	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	580

درجہ خاصہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	55952	روحا	محمد شفیع	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات دھنی بخش بروہی گوٹھ کراچی	600
دوم	69852	مدیحہ	اسلام شاہ	راوہ□ نڈی	جامعہ ام سلمیٰ للبنات دھمیال کیمپ راولپنڈی	594
سوم	53064	حبیبہ منیر	منیر احمد	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	593

درجہ خاصہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20499	فاطمہ نیاز	نیاز علی	ہری پور	مدرسہ معہد الایمان حطار روڈ سوات چوک ہری پور	594
دوم	71391	آمنہ وردہ انصاری	عبید الرحمن	کراچی	جامعہ نظامیہ للبنات ناظم آباد نمبر 3 کراچی	591
سوم	51236	حسنہ بی بی	سید رحمان	مردان	جامعۃ العلوم الشرعیہ طوبیٰ ٹاؤن مردان	589
سوم	73956	امیمہ	مدثر احمد	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات دھنی بخش بروہی گوٹھ کراچی	589

دراسات دینیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10726	ام حبیبہ	ولی الرحمان	بنوں	مدرسہ فیض القرآن سکریالہ چکوال	580
دوم	6287	اقصیٰ	محمد اقبال	وہاڑی	جامعہ ابو ہریرہ میلسی وہاڑی	569
دوم	2778	مصباح اسماعیل	محمد اسماعیل	ڈیرہ اسماعیل خان	جامعہ زہرہ للبنات ایڈمنسٹریشن سوسائٹی کراچی	569
سوم	2734	جویریہ صدیقہ	عارف رشید صدیقی	کراچی	جامعہ اشرف المدارس گلستان جوہر کراچی	568
سوم	1054	امامہ شبیر عباسی	شبیر عباسی	ایبٹ آباد	مدرسہ زینب بنت علی للبنات حویلیاں ایبٹ آباد	568

دراسات دینیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	11461	مقدس	شاہد علی	جھنگ	جامعہ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	670
اول	3868	حفصہ نوید	محمد نوید	کراچی	جامعہ عربیہ حفصہ للبنات گلستان جوہر کراچی	670
دوم	11342	سعدیہ	محمد حنیف	اوکاڑہ	جامعہ عربیہ اسلامیہ چک ۵۳-۲-ایل اوکاڑہ	668
سوم	5718	خدیجۃ الکبریٰ	محمد ارشد	سرگودھا	دار العلوم زکریا ساہی کالونی مکہ ٹاؤن سرگودھا	667

درجہ تجوید للعالمات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4873	نادیہ	سیف الرحمان	کراچی	ابراہیم اکیڈمی دہلی مرکنٹائل سوسائٹی کراچی	581
دوم	980	انیقہ وہاب	فضل وہاب	صوابی	جامعہ سیدہ میمونہ للبنات گاؤں کلابٹ صوابی	580
سوم	209	نمرہ احمد	فرید احمد	میر پور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات ڈوڈیال میر پور	579
سوم	2492	حمیرا	رحمداد خان	پشاور	مدرسہ ام حبیبہ للبنات ٹیلہ خیل پشاور	579

درجہ تجوید للحافظات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10070	عظمیٰ بی بی	دلنواز	ایبٹ آباد	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات سرائے صالح ہری پور	583
دوم	10183	عفیفہ بی بی	عبد الحئی	لودھراں	مدرسہ عربیہ خادم الاسلام رحیم کلی شیر پور لودھراں	578
سوم	10232	اقراء بصیر	عطاء البصیر	خانیوال	مدرسہ فاطمۃ الزہراء للبنات ٹھل نجیب خانیوال	577

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8610	عبدالرؤف	محمد اشفاق مغل	حیدرآباد	جامعہ دارالعلوم کراچی	586
دوم	8625	محمد حمدان	محمد حسن	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	569
سوم	7026	عابد منیر	اللہ نظر	قلعہ سیف اللہ	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	568

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9465	شاہ سعود	شاہ خالد	بونیر	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	594
دوم	10201	جاوید حسین	حاجی گلستان خان	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	584
سوم	9976	محمد لقمان	وکیل زمان	کرک	جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی	580

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12277	عبیدالرحمن	محمد عمر	پشین	جامعہ دارالعلوم کراچی	578
دوم	12473	محمد سلیمان	اختر حسین	مظفرگڑھ	جامعہ دارالعلوم کراچی	577
سوم	12469	محمد یونس صادق	صادق امین	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	576

درجہ عالیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13459	حذیفہ	انیس احمد	کراچی	جامعہ دارالعلوم کراچی	596
دوم	13373	ضیاء اللہ	نثار الحق	سوات	جامعہ دارالعلوم کراچی	591
سوم	13399	شمس الاسلام	سرباز خان	شانگلہ	جامعہ دارالعلوم کراچی	585

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	14534	محمد فخر نبیل خان	محمد نبیل یوسف خان	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	594
دوم	14410	محمد خذیمہ	محمد آصف	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	593
سوم	14441	محمد حمزہ	محمد سعید	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	591

درجہ خاصہ اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	19916	محمد انور	محمد کبیر	ژوب	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	593
دوم	17694	محمد طیب آصف	شیخ محمد آصف کلیم	کراچی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	589
دوم	19888	حمد اللہ	شادی خان	ژوب	جامعہ بیت السلام ملیر کراچی	589
سوم	20650	عالم زیب	عرفان اللہ	خیبر	جامعہ دار العلوم کراچی	587

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	23430	مقدام ساجد	ساجد الرحمن	کراچی	جامعہ عثمانیہ للعلوم الدینیہ بہادر آباد کراچی	593
دوم	21688	محمد طاسین	جمیل الدین	سکھر	دار العلوم مظاہر العلوم لطیف آباد حیدر آباد	592
سوم	25019	منیر احمد	اللہ محمد	پشین	الجامعۃ الفاروقیہ حب ریور روڈ کراچی	591

درجہ متوسطہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4682	محمد عمر	نذیر اللہ	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	637
دوم	4684	عبید اللہ	مولانا محمد الطاف حسین	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	628
دوم	4681	شیخ عبد اللہ	شیخ محمد عثمان علی	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	628
سوم	4672	آریز آصف	آصف ندیم	کراچی	مدرسہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود گلستان جوہر کراچی	624

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	9781	محمد حارث	شبیر احمد عابد	چکوال	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	565
دوم	11410	محمد اسعد	محمود حسن	ملتان	جامعہ خیر المدارس ملتان	561
سوم	11411	محمد حسان سلیم	محمد سلیم	ملتان	جامعہ خیر المدارس ملتان	558

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12071	ابوبکر صدیق	رب نواز خان	کوہاٹ	پراچہ الجامعۃ الاسلامیہ، پراچہ آباد انجرا اٹک	578
اول	10843	رحمت اللہ	سبز علی خان	کوہاٹ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	578
دوم	10851	امیر حمزہ	محمد ارشاد	گوجرانوالہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	576
سوم	11348	محمد عمیر	عبد المجید	ساہیوال	جامعہ رشیدیہ ساہیوال	573

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13197	محمد ہارون	امان اللہ	جنوبی وزیرستان	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	572
اول	13125	سعد السمیع مہر	مہر نواز	ہری پور	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	572
دوم	13860	محمد مبشر	انوار الحق	بہاولپور	جامعہ آس اکیڈمی لاہور	569
سوم	13182	محمد طلحہ اعوان	ملک ظفر اقبال اعوان	چکوال	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	564

درجہ عالیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2036	محمد حنفی	محمد ناصر مسعود	لاہور	جامعہ محمدیہ اسلام آباد	586
دوم	16775	محمد حذیفہ	محمد عابد ندیم	ملتان	جامعہ خیر المدارس ملتان	585
سوم	17144	محمد عروہ	محمد ادریس	فیصل آباد	جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد	584

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3044	فہد مصطفی	غلام مصطفی	ایبٹ آباد	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	593
اول	18957	محمد عمیر	عبدالرزاق	چکوال	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	593
اول	18915	حذیمہ علی	محمد قاسم	مانسہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	593
دوم	21861	حمزہ شبیر	غلام شبیر	ڈیرہ غازی خان	جامعہ خیر المدارس ملتان	591
دوم	18942	محمد عمران	دلاور خان	چترال	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	591
سوم	18912	دانیال زمان	محمد زمان	مانسہرہ	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	590

درجہ خاصہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3859	عمران	آمان خان	لغمان	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	590
اول	3844	مطیع الرحمن	امین الرحمن	لوئر دیر	جامعۃ العلوم الاسلامیہ سوہان اسلام آباد	590
دوم	21709	نعیم اللہ خان	شیر عباس خان	بنوں	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	588
سوم	3965	نعمت اللہ	عبدالرحمن	لوئر دیر	جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد	587

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	28246	محمد	محمد سہیل	منڈی بہاؤالدین	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	599
دوم	28240	عبدالمنان	محمد مبین	سرگودھا	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	598
سوم	29780	توفیق اللہ	نورانی گل	بونیر	جامعہ آس اکیڈمی لاہور	597

درجہ متوسطہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5417	محمد شعیب	محمد یعقوب	رحیم یار خان	دار العلوم صادق آباد نزد گرین ٹاؤن رحیم یار خان	620
دوم	5426	محمد مرسلین	محمد افضل	رحیم یار خان	دار العلوم صادق آباد نزد گرین ٹاؤن رحیم یار خان	606
سوم	5713	زبیر الطاف	الطاف احمد	لودھراں	جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا لودھراں	604

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (بلوچستان)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	88	محمد اسلم	حاجی غوث اللہ	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم چمن	537
اول	86	ضیاء الرحمن مدنی	حزب اللہ	قلعہ عبداللہ	جامعہ دارالعلوم چمن	537
دوم	299	سعید احمد	احمد	چاغی	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	531
سوم	117	عبدالبصیر	مولوی عبدالہادی	قلعہ عبداللہ	جامعہ عربیہ تدریس القرآن قلعہ اسحاق زئی چمن	520

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	87	محمد ایمل	عصمت اللہ	قلعہ عبداللہ	دارالعلوم حرمزئی پشین	567
دوم	111	عبدالرفیع	روزی احمد	پشین	جامعہ عربیہ مرکزی دارالعلوم مچان پشین	562
سوم	758	جلیل احمد	محمد نسیم	قلعہ عبداللہ	جامعہ عبداللہ بن عمر، مشرقی بائی پاس کوئٹہ	561

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1054	عبدالنافع	محمد خان	قلعہ سیف اللہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	561
اول	252	سمیع الحق	امیر محمد	کراچی	جامعہ دارالعلوم چمن	561
دوم	1143	شفیع اللہ	محمد طیب	کوئٹہ	جامعہ سراج العلوم سعدیہ، نیو بلیلی بائی پاس کوئٹہ	553
سوم	583	نورالابرار	حافظ عبدالرؤف آغا	پشین	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	548
سوم	1064	احسان اللہ	عبدالوہاب	کوئٹہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	548

درجہ عالیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1240	محمد عباس	حاجی محمد عالم	کوئٹہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	575
دوم	475	جمیل احمد	حاجی عبدالوہاب	قلعہ عبداللہ	مدرسہ ترتیل الفرقان، بوغرہ روڈ چمن	573
سوم	1368	صہیب الرحمن	محمد رمضان	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، مشن روڈ کوئٹہ	572
سوم	1359	حکمت اللہ	زین اللہ	قلعہ سیف اللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، مشن روڈ کوئٹہ	572

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1925	فرمان اللہ	ذاکر اللہ خان	پشین	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، مشن روڈ کوئٹہ	591
دوم	1758	محمد زاہد	کرم اللہ	پشین	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	583
سوم	1784	نثار احمد	صالح محمد	کوئٹہ	المدرسۃ العربیہ عبداللہ ابن عباس سریاب روڈ کوئٹہ	582

درجہ خاصہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	232	عطاء الرحمن	نورشاہ	پشین	دارالعلوم حرمزئی پشین	596
دوم	2426	ضیاء الرحمن	زین العابدین	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، مشن روڈ کوئٹہ	589
سوم	2156	سید عبدالخالق	سید عبدالهادی	کوئٹہ	جامعہ عبداللہ بن عمر، مشرقی بائی پاس کوئٹہ	574

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4646	عبدالقدیر	عبدالعلی	قلعہ سیف اللہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، مشن روڈ کوئٹہ	599
دوم	2407	حافظ ظفر اللہ	حافظ سیف اللہ	چمن	جامعہ عربیہ تبلیغی مرکز مسجد قباء چمن	598
سوم	4643	محمد قاسم	قدرت اللہ	کوئٹہ	مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام، مشن روڈ کوئٹہ	596

درجہ متوسطہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1937	صدیق اللہ	زالی خان	کوئٹہ	الجامعۃ العربیۃ المرکزیۃ تجوید القرآن کوئٹہ	671
دوم	1898	ثناء اللہ	عنایت اللہ	کوئٹہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	660
سوم	1901	محمد یونس	محمد نبی	کوئٹہ	جامعہ امدادیہ کوئٹہ	647

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (خیبر پختونخوا)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3534	عطاء الرحمن	شیر گل	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	551
دوم	2802	منصور الحق خان	حمید الرحمن	لوئر دیر	جامعہ فاروقیہ، حاجی آباد بلامبٹ لوئر دیر	547
سوم	3566	عدنان آفریدی	سید رحمان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	542

درجہ عالمیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3001	حیات زیب	اعظم خان	اپر دیر	جامعہ اسلامیہ، گاؤں میاں گانو کلے کاٹلنگ مردان	576
دوم	5398	محمد وسیم	آمیر محمد	جنوبی وزیرستان	جامعہ منبع العلوم، تاج آباد بورڈ پشاور	572
سوم	4923	محمد اسماعیل	حمید اللہ	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	569
سوم	2324	انعام الرحمن	گل جان	شانگلہ	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	569

درجہ عالیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3055	محمد یوسف	نوشیروان	کوہستان	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	573
دوم	3056	محمد انعام	گل تاج ولی	تورغر	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	566
سوم	4080	عمیر خان	سید نواب	مالاکنڈ	الجامعۃ الاسلامیہ بابوزئی مردان	561

درجہ عالیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3549	نور نواب	میر عالم	کوہستان	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	586
دوم	3553	سمیع اللہ	ناصر خان	کوہستان	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	584
سوم	7686	محمد عباس	منور شاہ	مردان	جامعہ عثمانیہ پشاور	582

درجہ ثانویہ خاصہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	10338	عبداللہ	محمد انور	مہمند	جامعہ عثمانیہ پشاور	597
دوم	7930	محمد سفیان	ولی جان	بنوں	جامعہ عربیہ معراج العلوم، اندرون لکی گیٹ بنوں	593
سوم	10062	اسحاق احمد	رونق زمان	صوابی	جامعہ عثمانیہ پشاور	589

درجہ خاصہ اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5902	سہیل احمد	غلام محمد	بٹگرام	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	594
دوم	5900	حافظ محمد معاویہ	حافظ محمد اظہر	ایبٹ آباد	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	589
سوم	13861	ابراہیم قاسمی	شبیر احمد	اورکزئی	دارالعلوم حقانیہ سراجیہ، پنڈی روڈ کوہاٹ	581

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	12670	محمد طارق جمیل	سید احمد خان	لکی مروت	مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم، ممش خیل بنوں	598
دوم	19824	شفیع الرحمن	عطاء اللہ	شانگلہ	دارالعلوم نعمان بن ثابت، شاہدرہ مینگورہ سوات	593
سوم	8010	عبدالحسیب	محمد ریاض	ہری پور	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	592

درجہ متوسطہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3926	محمد خالد	شاد محمد	بٹگرام	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	634
دوم	3924	سہیل احمد	گل بادشاہ	ایبٹ آباد	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	628
سوم	3927	اورنگزیب	عبدالشکور	کوہستان	جامعۃ الزیتون، نیلے پیر مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد	624

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	786	عبدالحنان	محمد اسحاق خان	باغ	جامعہ انوار العلوم مدنی مسجد دھیر کوٹ باغ	530
دوم	811	جابر	محمد فیاض	پشاور	جامعہ سیدنا ابوہریرہ، محلہ صادق آباد رنجاٹہ مظفرآباد	490
سوم	805	حماد یاسین	محمد یاسین خان	سدھنوتی	دارالعلوم الاسلامیہ تعلیم القرآن پلندری سدھنوتی	487

درجہ عالیہ سال اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1952	محمد عثمان	گل زادہ	باجوڑ	مدرسہ انوار القرآن، سنگھوٹ جناح سٹریٹ میرپور	509
دوم	1962	محمد شعیب مشتاق	محمد مشتاق	نیلم	جامعہ ابراھیمیہ تعلیم القرآن ، اسلام پورہ ڈڈیال میرپور	501
سوم	1936	محمد عثمان	امتیاز حسین	گوجرانوالہ	جامعہ تعلیم القرآن بٹیاں بالا جہلم ویلی	483

درجہ خاصہ دوم بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2738	یاسر زمان	محمد زمان	مظفرآباد	جامعہ اشاعت القرآن، محلہ شاہنارہ مظفرآباد	553
اول	2795	حمزہ زمان	محمد زمان	کوٹلی	مدرسہ اصحاب صفہ ومسجد خیرالوریٰ ڈڈیال میرپور	553
دوم	2796	محمد ناصر سید	سید محمد	حویلی	مدرسہ اصحاب صفہ ومسجد خیرالوریٰ ڈڈیال میرپور	494

درجہ خاصہ اول بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3469	محمد عمر	عبدالقدیر	مظفرآباد	جامعہ سیدنا ابوہریرہ، محلہ صادق آباد رنجاٹہ مظفرآباد	498
دوم	3535	محمد عامر خورشید	عبیداللہ خورشید	میرپور	مدرسہ اصحاب صفہ ومسجد خیرالوریٰ ڈڈیال میرپور	480

درجہ ثانویہ عامہ بنین 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	182	محمد حذیفہ	عبدالرازق	مردان	مدرسہ انوار القرآن، سنگھوٹ جناح سٹریٹ میرپور	513
دوم	215	بابر یاسین	محمد یاسین	حویلی کہوٹہ	مدرسۃ العلوم الاسلامیہ، ڈراں ناڑ کوٹلی	503
سوم	202	حسنین خان	محمد سردار خان	کوٹلی	مدرسہ اصحاب صفہ ومسجد خیرالوریٰ ڈڈیال میرپور	496

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (سندھ)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	24603	صفیہ ذاکر	محمد ذاکر حسین صدیقی	کراچی	جامعہ بنات حفصہ، ناظم آباد نمبر 2 کراچی	544
دوم	25442	رقیہ نیاز	نیاز محمد	سانگھڑ	مدرسہ دار البشائر للبنات، دھنی بخش بروہی گوٹھ ملیر کراچی	543
سوم	24790	رابیل	محمد ناصر خان	کراچی	جامعۃ القرآن الکریم، شیر شاہ کالونی کراچی	541

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	30203	حمنہ	اقبال الدین	چترال	مدرسہ دار البشائر للبنات، دھنی بخش بروہی گوٹھ ملیر کراچی	584
دوم	30692	زہرا زولال	محمد احسن علی	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	577
سوم	29581	سودہ حفیظ	حفیظ اللہ	کراچی	جامعہ دار العلوم الصفہ سعید آباد کراچی	565

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	35515	لبیبہ نعیم	نعیم الیاس	کراچی	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، محمد علی سوسائٹی کراچی	577
دوم	35588	فاطمہ	محمد افضال	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	569
سوم	38547	امامہ	کلیم اللہ	کراچی	جامعہ حسینیہ، کورنگی ساڑھے پانچ کراچی	556

درجہ عالیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	39077	عائشہ	عبد الباسط	لاڑکانہ	مدرسۃ الصالحات للبنات، لہر کالونی لاڑکانہ	581
اول	40152	ایمن	فرید احمد	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	581
دوم	41514	مسکان امداد	امداد حسین	کراچی	جامعہ دار العلوم الصفہ سعید آباد کراچی	577
دوم	43339	مقدس بی بی	علی زمان	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	577
سوم	42539	امامہ	جمیل الرحمن	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات، دھنی بخش بروہی گوٹھ ملیر کراچی	575

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	55952	روحا	محمد شفیع	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات، دھنی بخش بروہی گوٹھ ملیر کراچی	600
دوم	53064	حبیبہ منیر	منیر احمد	کراچی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی	593
سوم	55953	کائنات	ایاز	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات، دھنی بخش بروہی گوٹھ ملیر کراچی	586

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/ جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	71391	آمنہ وردہ انصاری	عبید الرحمن	کراچی	جامعہ نظامیہ للبنات، ناظم آباد نمبر 3 کراچی	591
دوم	73956	امیمہ	مدثر احمد	کراچی	مدرسہ دار البشائر للبنات، دھنی بخش بروہی گوٹھ ملیر کراچی	589
سوم	75449	وردہ زینب	کامران جاوید	کراچی	جامعہ دار العلوم کراچی	586

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر

نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (پنجاب)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	29929	امامہ نورین	محمد انور	اوکاڑہ	جامعہ بناء العلم، لاہور روڈ رائے ونڈ لاہور	552
دوم	29949	بریرہ اعجاز	اعجاز حسین	چنیوٹ	جامعہ بناء العلم، لاہور روڈ رائے ونڈ لاہور	548
سوم	29924	مریم بی بی	عاطف خان	کوہاٹ	جامعہ بناء العلم، لاہور روڈ رائے ونڈ لاہور	542

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	34850	مسفرہ	محمد حبیب اللہ	جھنگ	جامعہ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	569
دوم	33111	عائشہ راؤ	ارشاد احمد	بھکر	جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ بھکر	563
سوم	37633	عائشہ صدیقہ	محمد صابر	چکوال	جامعہ بیت السلام تلہ گنگ	560

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	44871	ملیکا خادم	خادم حسین	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	577
دوم	44235	زینب نصیر	محمد نصیر	نارووال	جامعہ بناء العلم، لاہور روڈ رائے ونڈ لاہور	573
سوم	44635	خولہ ضیاء	چوہدری محمد ضیاء الحق	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	565

درجہ عالیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	49762	شیما کنول	چوہدری جنید اقبال	لاہور	جامعہ بناء العلم، لاہور روڈ رائے ونڈ لاہور	576
دوم	48148	امیمہ	محمد کاشف	مظفر گڑھ	مدرسۃ الحسنین، دین پور مثالی سکول مظفر گڑھ	574
سوم	50184	نور العین ابرار	ابرار صادق	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	573

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	69852	مدیحہ	اسلام شاہ	راولپنڈی	جامعہ ام سلمیٰ للبنات، محلہ احمد آباد دھمیال کیمپ راولپنڈی	594
دوم	68349	بریرہ سلمان	محمد سلمان	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	586
سوم	73994	مصباح سحر	محمد ادریس شاہد	بہاولپور	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات، گرین ٹاؤن بہاولپور	585

درجہ خاصہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	82286	اقصیٰ اسلم	رانا محمد اسلم	لیہ	جامعہ دار العلوم اسلامیہ بنات عائشہ صدیقہ لیہ	586
اول	86362	عائشہ	حفیظ احمد	لاہور	جامعہ دار التقویٰ ٹرسٹ لاہور	586
دوم	77745	عاتکہ	عبد الرؤف	فیصل آباد	مدرسہ محمدیہ للبنات، چک نمبر 58 ج ب لہل فیصل آباد	580
سوم	91672	حفصہ زینب	عطا محمد	چکوال	مدرسہ فاطمۃ الزہراء، بمقام ڈھلی تلہ گنگ چکوال	578

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (بلوچستان)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	140	سیدہ حمیرا	سید علاؤالدین	پشین	جامعہ انوار صحابہ للبنات، محلہ ابراہیم کلی کربلا پشین	503
دوم	457	بی بی جویریہ	محمد اشرف	لسبیلہ	جامعہ دارالہدیٰ، آسکانی محلہ حب لسبیلہ	499
سوم	934	بانو	حبیب اللہ	کوئٹہ	مدرسہ احسن العلوم، مسجد الٰہی نواں کلی کوئٹہ	497

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	290	بی بی ایمن	محمد اعظم	نوشکی	جامعۃ السیدنا حفصہ للبنات، نیو قاضی آباد نوشکی	521
دوم	1262	صاحبہ منور	منور حسین	مستونگ	جامعہ حفصہ للبنات، کلی کونگڑھ مستونگ	514
سوم	560	عارفہ بی بی	شبیر احمد	لسبیلہ	جامعہ دارالہدیٰ، آسکانی محلہ حب لسبیلہ	511

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	661	بختاور	عبدالغنی	گوادر	جامعہ عربیہ دارالتوحید، اورماڑہ گوادر	533
دوم	1280	عتیقہ پارس	محمد نسیم	کوئٹہ	جامعہ فاروقیہ للبنات، فیصل ٹاؤن بروری روڈ کوئٹہ	526
سوم	1535	اسماء	عبدالقیوم	مستونگ	جامعہ حفصہ للبنات، کلی کونگڑھ مستونگ	521

درجہ عالیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1294	بی بی سعیدہ	نصیر اللہ	پشین	جامعہ دارالنعیم للبنات، غفور ٹاؤن سریاب روڈ کوئٹہ	594
دوم	1439	بی بی نازیہ	سید نصر الدین	قلعہ عبداللہ	مدرسہ دارالانور للبنات، گلشن اسلام سوسائٹی کوئٹہ	571
سوم	1149	رملہ الحسینیہ	سید ثناء اللہ	کوئٹہ	جامعہ تعلیم الاسلام، گلشن بلال جامع مسجد رحمانیہ کوئٹہ	526

درجہ خاصہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1560	زکیہ بی بی	لعل محمد	کوئٹہ	مدرسۃ البنات تعلیم القرآن قدوسیہ کوئٹہ	563
دوم	1788	نسرین بی بی	ناصر علی	کچھی	جامعہ بیت العلم للبنات، سریاب روڈ کوئٹہ	542
سوم	1679	بی بی آسیہ	غلام حسن	مستونگ	جامعہ دارالنعیم للبنات، غفور ٹاؤن سریاب روڈ کوئٹہ	537

درجہ خاصہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	3887	صدیقہ سرفراز	سرفراز خان	کیچ	مدرسۃ الصفہ، شاہ آباد آبسر تربت کیچ	577
دوم	3384	عائشہ	عباس علی	کوئٹہ	مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات، خلیفہ عبدالعزیز چوک کوئٹہ	551
سوم	2553	حورالعین	محمد امجد	کوئٹہ	جامعہ دارالسلام للبنات، اسماعیل کالونی سرکی روڈ کوئٹہ	549

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر
نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (خیبر پختونخوا)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	15639	ایمن طارق	محمد طارق	مانسہرہ	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، لمبی ڈھیری مانسہرہ	546
دوم	10519	لیلی صاحب	صاحبزادہ	دیر	جامعہ دارارقم للبنات، گاؤں آخگرام ڈھیری واڑی دیر	543
سوم	16486	فاطمہ	ارشد یوسف	مردان	مدرسہ ام کلثوم للبنات، نیوشاملات پارہوتی مردان	540

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	13611	سارہ اشفاق	اشفاق احمد	پشاور	الجامعہ فاطمۃ الزہراء الاسلامیہ، لوڑلختے سفید ڈھری پشاور	584
دوم	14426	شائستہ بی بی	ذرشاد خان	پشاور	جامعہ احسن البنات، ایوب خیل گاؤں ماشوخیل پشاور	565
سوم	14427	مروہ نفیس	عبدالجبار خان	پشاور	جامعہ احسن البنات، ایوب خیل گاؤں ماشوخیل پشاور	557

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	17478	حسیبہ رحمان	نجم الرحمان	پشاور	الجامعہ فاطمۃ الزہراء الاسلامیہ، لوڑلختے سفید ڈھری پشاور	569
دوم	17392	عزہ منصور	منصور احمد خٹک	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	564
سوم	4016	نمرہ فیاض	محمد فیاض	ایبٹ آباد	مدرسہ زینب بنت علی للبنات، محلہ لکڑی منڈی حویلیاں ایبٹ آباد	560
سوم	17397	عائشہ	محمد بہرام خان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	560

درجہ عالیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20311	ایمن	محمد مقبلی	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	580
دوم	20784	ثانیہ	محمد حسین	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات قاضی مسجد چارخانہ روڈ پشاور	578
سوم	20785	ثمینہ	عبدالہارون	پشاور	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات قاضی مسجد چارخانہ روڈ پشاور	571

درجہ ثانویہ خاصہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	6406	شمسیہ	ضیاء الرحمن صدیقی	ایبٹ آباد	جامعہ نور القرآن والحدیث، اقبال روڈ سپلائی ایبٹ آباد	582
دوم	36950	اقصی بی بی	شاہ پارس خان	کراچی	جامعۃ المومنات للبنات، محلہ سلطان خیل غالیگے سوات	577
سوم	27845	یسرا	عمران خان	پشاور	جامعہ عثمانیہ پشاور	569

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	20499	فاطمہ نیاز	نیاز علی	ہری پور	مدرسہ معہد الایمان، حطار روڈ سوات چوک ہری پور	594
دوم	51236	حسنہ بی بی	سید رحمان	مردان	جامعۃ العلوم الشرعیہ، طوبی ٹاؤن سرخ ڈھیری مردان	589
سوم	39424	آمنہ بتول	محمد شعیب	چارسدہ	مدرسہ بحر العلوم للبنات، حضرت آباد پشتخرہ پایان پشاور	583

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (آزاد کشمیر)

درجہ عالمیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1460	خدیجہ ضیاء	ضیاء الدین	نیلم	جامعہ سیدنا ابوہریرہ، محلہ صادق آباد رنجاٹہ مظفرآباد	530
دوم	1634	بشریٰ کوثر	عبداللہ	میرپور	مدرسہ محمدیۃ الاسلامیہ، مسکین پور چک سواری میرپور	494

درجہ عالمیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	1922	عائشہ صدیق	محمد صدیق	بھمبر	جامعہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ، رسول پور کالونی بھمبر	502
دوم	1869	نفیسہ اشفاق	محمد اشفاق اعوان	نیلم	جامعہ عربیہ خدیجۃ الکبریٰ، گاؤں پلنگ شاہ آ مقام نیلم	496
سوم	1767	لائبہ محمود	محمود احمد فاروقی	مظفرآباد	جامعہ اشاعت القرآن، محلہ شاہناڑہ مظفرآباد	495

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2043	عدینہ سید	سید کبیر اللہ شاہ	باغ	جامعہ احسن العلوم للبنات، نزد مرکزی جامع مسجد باغ	507
اول	2453	عمارہ شمریز	شمریز اسیر حسرت	کوٹلی	جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات ، نورالہدیٰ سنٹر ڈڈیال میرپور	507
دوم	2014	کائنات ریاض	محمد ریاض	مظفرآباد	جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء، گاؤں منہاسہ چمن کوٹ باغ	506
سوم	1996	حفصہ افراز	محمد افراز خان	پونچھ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات، پرانی کچہری باغ	500

درجہ عالیہ سال اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	2630	اقصیٰ اسجد	اسجد احمد عباسی	کراچی	دارالعلوم تعلیم القرآن، غازی آباد دھیرکوٹ باغ	572
دوم	2629	مریم اسجد	اسجد احمد عباسی	کراچی	دارالعلوم تعلیم القرآن، غازی آباد دھیرکوٹ باغ	549
سوم	2678	آمنہ شکیل	محمد شکیل	باغ	مدرسہ دارارقم، چھتر نمبر 2 باغ	530

درجہ خاصہ دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	4270	مریم حمید	خواجہ عبدالحمید	جہلم ویلی	جامعہ تعلیم القرآن، ہٹیاں بالا جہلم ویلی	526
دوم	3472	کنزہ شاہد	شاہد حسین	باغ	جامعہ احسن العلوم للبنات، نزد مرکزی جامع مسجد باغ	518
دوم	4331	عمارہ انتخاب	قاضی انتخاب احمد	مظفرآباد	مدرسہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر الصدیق جہلم ویلی	518
سوم	3876	قراۃ العین	محمد رشید خان	پونچھ	جامعہ سیدہ زنیرہ، بلدیہ اڈہ راولاکوٹ پونچھ	515

درجہ خاصہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	5073	طوبیٰ بتول	حفیظ احمد	باغ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات، پرانی کچہری باغ	576
دوم	7052	آمنہ یوسف	محمد یوسف مغل	مظفرآباد	جامعہ سیدہ زینب للبنات، لوئر پلیٹ مظفرآباد	555
سوم	6852	ربیعہ اصغر	محمد اصغر خان	پونچھ	جامعہ سیدہ زنیرہ، بلدیہ اڈہ راولاکوٹ پونچھ	534

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان 1447ھ/2026ء میں صوبائی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کی فہرست (گلگت بلتستان)

درجہ عالیہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	8201	نگاثر	صدر ایوب	گلگت	مدرسہ حفصہ للبنات، جاگیر بسین گلگت	488
دوم	8076	زاہدہ پروین	شیر اعظم	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	482

درجہ خاصہ سال دوم بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	14108	فاطمہ	قاضی نثار احمد	گلگت	جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت	512
دوم	14241	سمیرہ	محمد مصطفے	غذر	جامعہ دار العلوم غذر	495
سوم	14252	مہوش	عظمت اللہ	دیامر	جامعہ دار العلوم غذر	485

درجہ ثانویہ خاصہ اول بنات 1447ھ/2026ء

پوزیشن	رقم الجلوس	نام	ولدیت	ضلع	مدرسہ/جامعہ	حاصل کردہ نمبر
اول	19736	حمیرا	گل شیر خان	گلگت	جامعہ عائشہ للبنات الاسلامیہ، جگلوٹ گلگت	511
دوم	19726	حمیراء	غلام حسین	گانچھے	جامعہ اسلامیہ سلطان المدارس مہر النساء گانچھے	504
سوم	19737	ثمن	شمشاد عالم	گلگت	جامعہ عائشہ للبنات الاسلامیہ، جگلوٹ گلگت	500